



پاک، سعودیہ دوستی
لازوال وبے مثال!

مملکتِ یسعودی عرب

دنیا سے اسلام

اہمیت مسلمہ کی
زبور حالی اور
اس کا علاج!



طلاق دینے کا طریقہ.....؟؟؟

عَدَّتِ وفات کا آغاز؟؟؟

لے یا لک پیٹے کی نسبت.....؟؟



فخریٰ قحطزدگان کی امداد

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

کے امیر جناب **شاہد میر حسنا** اور ناظم اعلیٰ جناب **حافظ عبدالکریم**

کی ہدایت کے مطابق تمام صوبائی، ضلعی و شہری امراء و ناظمین کو اطلاع کی جاتی ہے کہ وہ تھرپاکر کے علاقے میں خشک سالی کی وجہ سے پیدا شدہ قحط کی صورت حال کے پیش نظر اپنے اضلاع/شہروں سے امداد اکٹھی کر کے مرکز اہل حدیث 106 راوی روڈ لاہور میں فوری طور پر پہنچائیں تاکہ اسے مستحقین تک پہنچایا جاسکے۔

چیئرمین شعبہ خلق
مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان
مرکزی سیکرٹریٹ 106 راوی روڈ لاہور

حافظ شاہد حسین

منجانب

پاک سعودی عرب تعلقات!

یہ بات بالکل درست ہے کہ عالم اسلام میں صرف دو ملک ہیں ایسی ہیں جو ایک نظریے کی بنیاد پر معرض وجود میں آئی ہیں۔ ان کا تعلق جغرافیائی حدود و قیود سے نہیں۔ پہلی مملکت جو نظریے توحید پر قائم ہوئی وہ حکومت سعودی عرب ہے جو آج تک توحید اور اس کے تقاضوں کو پورا کر رہی ہے۔ اس کے متعلق کسی قسم کی مداخلت یا مداخلت نہیں کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے توحید کے تحفظ اور اسلامی قوانین کے نفاذ کے پیش نظر اسے ہر قسم کے دنیاوی وسائل سے مالا مال کر رکھا ہے اور اسلام کی وجہ سے وہاں امن و امان کا دور دورہ ہے۔ نمازوں کے اوقات میں دکاندار اپنی دکانیں بے خوف و خطر کھلی چھوڑ جاتے ہیں۔ لوگ رات دن سفر کے لمحات میں کسی پریشانی سے دوچار نہیں ہوتے۔ دوسرا ملک جو لا الہ الا اللہ کی بنیاد پر نقشہ عالم پر نمودار ہوا وہ پاکستان ہے۔ اس کے قیام کے لئے مسلمانان برصغیر نے بیش بہا قربانیاں دیں تاکہ اس ملک میں اللہ تعالیٰ کا قانون جاری ہو سکے اور اہل اسلام آزادی کے ساتھ اپنی زندگیوں کو اسلام کے سانچے میں ڈھال سکیں۔ شومئے قسمت ہی کہتے کہ آج تک یہ خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا۔ اللہ تعالیٰ حکمرانوں کو توفیق دے کہ وہ ملک کے بنیادی مقاصد کو پورا کرنے کی کوشش کریں، اس طرح ملک طرح طرح کے مسائل و آلام سے نجات پاسکے گا۔

ان شاء اللہ

باخبر لوگ جانتے ہیں کہ عالم اسلام کے دل سعودی عرب کا قیام 23 ستمبر 1932ء کو عمل میں آیا۔ مملکت کا نام نجد و حجاز سے تبدیل کر کے سعودی عرب تجویز ہوا۔ شاہ عبدالعزیز آل سعود رحمۃ اللہ علیہ نے جب مملکت کی عنان اقتدار سنبھالی تو اس وقت حجاز کرام کے قافلے راستے میں لٹ جایا کرتے تھے، کئی زائرین حرم شہید کر دیئے جاتے تھے۔ شاہ عبدالعزیز نے اعلان کیا کہ مملکت کا دین اسلام، دستور کتاب اللہ اور سنت رسول ہے۔ اسلامی آئین اور قوانین پر عمل کی برکت سے نہ صرف حجاز کرام محفوظ ہو گئے بلکہ پورے ملک میں امن و امان قائم ہوا۔ پھر شاہ فیصل بن عبدالعزیز نے اپنے دور حکومت میں کہا کہ اسلام اللہ تعالیٰ کا دین اور قانون ہے۔ ہمارے دین اور اس کے قوانین میں سب کچھ موجود ہے جو ہمیں ان کم تر نظریات کو درآمد کرنے سے بے نیاز کر سکتا ہے جسے محض انسانوں نے تیار کیا ہے۔ کیونکہ اسلام اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ضابطہ حیات ہے، جسے اس نے اپنے پیغمبر ﷺ پر نازل کیا اور وہ اپنی تخلیق کے مقاصد و مفادات کو بہتر طور پر جانتا ہے۔

قیام پاکستان سے لے کر اس کے سعودی عرب کے ساتھ دینی و روحانی اور برادرانہ گہرے تعلقات چلے آ رہے ہیں۔ سعودی عرب نے ہی سب سے پہلے مملکت پاکستان کو تسلیم کیا تھا۔ حقیقی بات یہ ہے کہ سعودی حکومت اور عوام کے دل اہل پاکستان کے ساتھ دھڑکتے ہیں۔ سعودی عرب نے ہمیشہ پاکستان کا خوشی اور سادہ و ارضی مصائب میں بھرپور ساتھ دیا ہے۔ گئی بات یہ ہے کہ سعودی عرب پاکستان کو ہر حال میں مضبوط و یکجہا چاہتا ہے۔ سعودی عرب نے ہمیشہ سرکاری سطح پر مسئلہ کشمیر پر پاکستان کے موقف کی حمایت کی ہے۔ 1971ء میں پاکستان کے دولت ہونے پر سعودی عرب نے بنگلہ دیش کو تسلیم نہیں کیا تھا۔ جب سعودی عرب اور پاکستان کے درمیان فوجی تعاون کا معاہدہ ہوا تو سعودی عرب نے پاکستان کو بری، بحری اور فضائی تربیت کا کام سونپ دیا۔ 1973ء میں سیلاب اور 1975ء میں سوات میں تباہ کن زلزلہ کے متاثرین کے لئے اس نے بھرپور تعاون کیا۔ یہ امر نہایت قابل تحسین و لائق تذکرہ ہے کہ 28 مئی 1998ء کو میاں نواز شریف کے دور حکومت میں جب امریکہ کے بار بار روکنے کے باوجود کامیاب ایٹمی دھماکے کئے گئے اور پاکستان کو دنیا میں پہلا ایٹمی اسلامی ملک ہونے کا اعزاز حاصل ہوا تو یورپین ممالک اور امریکہ کے اتحادی ممالک نے پاکستان پر اقتصادی پابندیاں عائد کر دیں تاکہ اس کا دیوالیہ ہو جائے۔ ایسے کٹھن حالات میں سعودی عرب نے یورپ و امریکہ کی مخالفت کی پروا نہ کرتے ہوئے پاکستان کو بھاری مقدار میں پٹرول کی مفت سپلائی شروع کر دی جس سے پاکستان نے اقتصادی مشکلات پر قابو پالیا۔ کامیاب ایٹمی دھماکوں کو سعودی عرب اور اس کے عوام نے اپنی کامیابی قرار دیا اور اس وقت ان کی مسرت قابل دید تھی۔ 8 اکتوبر 2005ء کے الٹانک و تباہ کن زلزلے اور

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس
ادارت

☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی
اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن و حدیث
- 2 ادارہ
- 4 احکام و مسائل
- امت کی بیماری اور اس کا علاج (خطبہ حرم)
- 6 علامہ احسان الہی ظہیر کی صحافت
- 10 علامہ احسان الہی ظہیر جلیل القدر سپاہی
- 13 تبصرہ کتب
- 15 منزل کی تنہا ہے تو کرجہ مسلسل
- 16 اخبار الجماعہ
- 18

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام
اور ترسیل زرینہ کے نام کی جائے

ہفت روزہ ”اہل حدیث“
چوک اہل حدیث (المعرفہ بٹی چوک)

106، راوی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-37725525 فیکس: 042-37720257
email: weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک

سالانہ 500/- روپے
ششماہی 300/- روپے
بذریعہ بی بی 535/- روپے
بیرونی ممالک سے 5500/- روپے
نی پرچہ 15/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ”لشپر پرنٹ ان“ شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

2011ء کے خوفناک و المناک سیلاب کے متاثرین کی امداد کے لئے سعودی عرب نے مثالی اور تاریخی کردار ادا کیا۔ اس کا یہ احسان پاکستانی قوم کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ پاکستان میں حرین شریفین کے سفیر محترم جناب محمد بن ابراہیم الغدیر حفظہ اللہ نے جس طرح سیلاب زدہ علاقوں کے دورہ میں جو قابل صد تحسین کام کیا وہ بھی تاریخ کا حصہ ہے۔ ان مثالی خدمات پر اپنے برادر ملک اور محافظ اسلام خادم الحرمين الشريفین اور ارکان حکومت کے شکر گزار ہیں۔

سعودی عرب کے خیر و بھلائی کے کام پاکستان تک محدود نہیں بلکہ غیر مسلم ملکوں میں مسلم اقلیتوں کے معاملے میں بھی اس کا کردار قابل تعریف ہے۔ شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز حفظہ اللہ کی فلاح انسانیت میں اپنی مثالی خدمات کی وجہ سے دنیا کے مقبول ترین رہنماؤں میں شمار ہوتے ہیں۔ سعودی عرب کی ہر شعبہ حیات میں بے مثال خدمات کے تذکرہ کے لئے یہ سطور ناکافی ہیں۔ دنیا بھر میں اس نے تبلیغی مراکز اور مساجد قائم کر رکھی ہیں۔ غیر مسلموں کی اصلاح کے لئے کتب جالیات دنیا کی 81 زبانوں میں لٹریچر شائع کر رہا ہے۔ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ کمپلیکس میں قرآن کریم کی طباعت پھر اس کی مفت تقسیم اور قرآن کریم کا پچاس سے زائد زبانوں میں ترجمے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سعودی عرب کو تیل اور دوسری معدنیات سے مالا مال کر رکھا ہے، مملکت سعودی عرب اسلام کی تبلیغ و اشاعت پر بے دریغ روپیہ خرچ کرتی ہے۔ پوری دنیا میں مبلغ مقرر کر رکھے ہیں۔ پاکستان میں بھی سیکڑوں کی تعداد میں مبعوثین موجود ہیں جن کے اخراجات حکومت سعودیہ ادا کرتی ہے۔ پورے سعودیہ میں یونیورسٹیوں اور مدارس کا جال بچھا دیا ہے۔ تعلیم اور کتابیں بالکل مفت، غیر ملکی طلبہ کو ماہانہ وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔ پاکستان میں فیصل مسجد اور انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کے اخراجات کا بھی سعودی عرب کفیل ہے۔ حج کے وسیع انتظامات اور حجاج کرام کی خدمت میں سعودی عرب کی حکومت اور عوام پیش پیش ہوتے ہیں۔ حرین شریفین کی توسیع، حجاج کرام اور معتمرین کے لئے سہولتیں مہیا کرنے میں سعودی عرب کی خدمات تاریخی حیثیت رکھتی ہیں۔ حج کے موقع پر لاکھوں کا اجتماع ہوتا ہے۔ کھانے پینے کی اشیاء، امن و امان اور آمدورفت کا کبھی مسئلہ پیدا نہیں ہوتا۔ حقیقی بات یہ ہے کہ حکومت سعودیہ حجاج کرام اور معتمرین کی خدمت کے لئے اپنے تمام وسائل بروئے کار لے آتی ہے۔ تعلیم کے میدان میں دنیا بھر میں جہاں بھی دینی مدارس، تحقیقی مراکز اور اسلامی ادارے مصروف کار ہیں ان سے اعانت بھی بھرپور انداز میں کی جاتی ہے۔

پاکستان کے دورہ پر سعودی فرمانروا، وزراء اور ائمہ حرین شریفین اور دیگر اہم شخصیتیں ہر دور میں تشریف لاتی رہی ہیں جن کی آمد پر ارکان حکومت اور عوام نے دیدہ و دل فرش راہ کر دیے۔ حال میں ہی سعودی ولی عہد شہزادہ سلمان بن عبدالعزیز حفظہ اللہ تعالیٰ پاکستان کے دورہ پر تشریف لائے، جہاں بھی ان کی تشریف آوری ہوئی مثالی اور تاریخی استقبال کیا گیا۔ وزیراعظم اور صدر پاکستان نے بھی ان سے ملاقات کی اور ان کے اعزاز میں تقریبات منعقد ہوئیں۔ یہ دورہ بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اس سے دونوں ملکوں میں برادرانہ تعلقات اور دوستی کے رشتے مضبوط تر ہو گئے۔ ایسے حالات میں ہندو و یہود اور نصاریٰ مل کر مسلمانوں کے دینی اور باہمی ایثار، محبت و مودت کے رشتوں کو کمزور اور اختلافات پیدا کرنا چاہتے ہیں اور اسلام کی شمع دن بدن روشن تر ہونے پر پریشان ہیں۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن..... پھونگوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

ایسے حالات میں پاک سعودی عرب تعلقات کو ہمارے حکمران اور عوام حسب سابق نئی رفتوں سے ہلکانا کرتے رہیں گے اور وہ نہ صرف عالمی سازشوں سے باخبر رہیں بلکہ انہیں ناکام بنا دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

موت آنے تک

میرا ایمان ہے مری قسمت جگا دی جائے گی
ہر جزا سے پہلے پہلے ہر سزا سے پیشتر
تو نقوش کاروانِ دیں مٹانے میں ہے محو
اے مرے محبوب! اک تیرے اشارے کی ہے دیر
بات کرنے سے ترس جائے گا تو احباب سے
آج جو گردن نہیں جھکتی خدا کے سامنے
نیکیوں سے کر ہمیشہ ہر برائی کا دفاع
جس بدن کو تو چھپاتا ہے غبارِ راہ سے
جب نویدِ مغفرت مجھ کو سنا دی جائے گی
تری ہر نیکی بدی تجھ کو بتا دی جائے گی
یاد رکھ اک دن تری ہستی مٹا دی جائے گی
مال و زر کیا چیز ہے جاں تک لٹا دی جائے گی
جب نہ تربت تری صورت چھپا دی جائے گی
حشر کے میدان میں جبراً جھکا دی جائے گی
اس عمل سے زندگی تیری بڑھا دی جائے گی
اُس بدن کو خاک کی چادر اوڑھا دی جائے گی
موت آنے تک ہے تو آزاد عاجز اس کے بعد
تیری ہر حرکت پہ پابندی لگا دی جائے گی

مولانا عبدالرحمن عاجز مالیر کوٹلوی

جناب مولانا ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد و مرکز الدراسات الاسلامیہ

سلطان کالونی میاں چنوں خانیوال پاکستان

فون: 065-2663317 موبائل: 0300-4178626

hammad3316@yahoo.com

احکام و مسائل

لے پالک بیٹے کی نسبت

سوال

میرے ایک دوست کی شادی کافی عرصہ سے ہوئی ہے، اولاد نہ ہونے کی وجہ سے اپنے سالے کا بیٹا بوقت پیدائش ہی لے لیا اور اس بچے کی ولدیت کی جگہ اپنا نام لکھوا دیا۔ گزشتہ سال اس بیٹے کی شادی کی تو اصل ولدیت کے بجائے اپنا نام ہی لکھوایا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مستقبل میں وہی بیٹا اس دوست کی جائیداد کا وارث قرار پائے گا، کیا شریعت متنبی بیٹے کو حقیقی بیٹا ظاہر کرنے کی اجازت دیتی ہے؟

جواب

دین اسلام میں قدرتی طور پر جو رشتہ اور نسب قائم ہوتا ہے اس کی بہت اہمیت ہے، اس کے مقابلہ میں مصنوعی اور بناوٹی رشتوں کی کوئی حیثیت نہیں۔ دور جاہلیت میں لے پالک بیٹوں کو حقیقی بیٹا خیال کیا جاتا تھا، ابتدائے اسلام میں یہی طریقہ رائج تھا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو اپنا منہ بولا بیٹا بنایا تھا اور لوگ انہیں زید بن حارثہ کے بجائے زید بن محمد کہہ کر پکارتے تھے، قرآن کریم نے اس امر کی اصلاح کرتے ہوئے درج ذیل آیت نازل فرمائی:

”لے پالکوں کو ان کے حقیقی باپوں کی طرف نسبت کر کے بلاؤ، اللہ کے نزدیک پورا انصاف یہی ہے۔ اگر تمہیں ان کے حقیقی باپوں کا علم ہی نہ ہو تو وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں۔“ (الاحزاب: ۵)

اس آیت کا واضح مطلب یہ ہے کہ کسی بھی لے پالک بیٹے کو حقیقی بیٹے کا مقام دینا اور حقیقی بیٹا ظاہر کرنا شرعاً جائز نہیں، بلکہ اسے اپنے اصلی باپ کی طرف ہی منسوب کرنا چاہیے۔ صورت مسئلہ میں مسائل کے دوست نے غلط کام کیا ہے کہ اپنے سالے کے بیٹے کو اپنی طرف منسوب کیا ہے اور اس کی ولدیت کی جگہ اپنا نام لکھوایا ہے پھر شادی کے موقع پر بھی ایسا کرنا انتہائی محل نظر ہے۔ شریعت میں اگر کوئی اپنے اصل باپ کو چھوڑ کر کسی بھی دوسرے کی طرف خود کو منسوب کرتا ہے تو اس پر بہت سخت وعید ہے۔ جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنے باپ کے سوا کسی اور کی طرف نسبت کرے، اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔“ (ابن ماجہ، الحدود: ۲۶۰۹)

بلکہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص جان بوجھ کر اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف اپنی نسبت کرتا ہے اس پر جنت حرام ہے۔“ (بخاری، المغازی: ۴۳۲۷)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ایسا شخص جنت کی خوشبو سے بھی محروم کر دیا جائے گا حالانکہ اس کی خوشبو پانچ سو سال کے فاصلے سے محسوس ہوتی ہے۔ (مسند امام احمد ج ۱۹ ص ۲۷)

لہذا لے پالک اور اسے بیٹا بنانے والے کو اپنے موقف پر نظر ثانی کرنا چاہیے۔ (واللہ اعلم)

جس کے باپ کا علم نہ ہو

سوال

میرے بھائی کے ہاں اولاد نہیں اور انہیں ہسپتال سے ایسا بچہ ملا جس کے باپ کا علم نہ تھا، وہ اسے اپنے گھر لایا اور اس کی بیوی نے اسے دودھ پلا دیا۔ اب اس کی ولدیت کا معاملہ ہے، ہمیں اس سلسلہ میں کیا کرنا چاہیے، کتاب و سنت کی روشنی میں رہنمائی کریں؟

جواب

ہمارے معاشرہ میں منہ بولے بیٹے کا معاملہ انتہائی سنگین ہے، ہم اس سلسلہ میں بہت افراط و تفریط کا شکار ہیں۔ قرآن کریم میں جس کے بچے کے باپ کا علم نہ ہو، اس کے متعلق واضح ہدایات ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اگر تمہیں لے پالک کے حقیقی باپ کا علم نہیں تو وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں۔“ (الاحزاب: ۵)

اس کا مطلب یہ ہے کہ بیٹا سمجھنے کے بجائے اسے اپنا بھائی اور دوست خیال کیا جائے، اسے بیٹے کا مقام نہ دیا جائے۔ اگر کوئی ایسے لے پالک کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے تو وہ قرآن کریم کی واضح طور پر خلاف ورزی کرتا ہے۔ ایسے لے پالک کے متعلق حدیث میں بہت سخت وعید ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے جانتے بوجھتے ہوئے اپنے آپ کو غیر باپ کی طرف منسوب کیا، اس نے کفر کا ارتکاب کیا۔“ (بخاری، المناقب: ۳۵۰۸)

شریعت نے اس کا مناسب حل اس طرح نکالا ہے کہ جو شخص لے پالک بناتا ہے اسے چاہیے کہ اپنی بیوی کا دودھ اسے پلا دے۔ جیسا کہ حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سالم رضی اللہ عنہ کو اپنا بیٹا بنایا تھا تو اس سلسلہ میں آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی سے فرمایا کہ تم اسے دودھ پلا کر اپنا رضاعی بیٹا بنالو۔ (ابوداؤد، الزکاء: ۲۰۶۱)

چنانچہ اس نے دودھ پلا کر اسے اپنا بیٹا بنالیا اور ان کا پردے سے متعلق مسئلہ ختم ہو گیا۔ ایک حدیث میں ہے کہ دودھ پلانے سے بھی وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو خون اور نسب سے حرام ہوتے ہیں۔ (ابوداؤد، کتاب النکاح: ۲۰۵۵)

صورتِ مسئلہ میں مسائل کے بھائی نے بھی ایسا ہی کیا ہے، لے پالک کو اپنی بیوی کا دودھ پلا دیا ہے اس لئے وہ اس کا رضاعی باپ بن چکا ہے۔ کاغذات میں ولایت کے خانہ میں اپنا نام لکھوا سکتا ہے لیکن بریکٹ میں (رضاعی) لکھنا ہوگا تاکہ کسی قسم کا اشتباہ نہ رہے۔ تاہم قانونی طور پر سقم باقی رہے گا کہ شناختی کارڈ بناتے وقت نادرا والے رضاعی باپ کو باپ نہیں مانتے۔ حکومت کو اس مسئلے کا کوئی قانونی حل نکالنا چاہیے کہ ولایت کے خانہ میں نگران، پرورش کنندہ اور رضاعی باپ کا اضافہ ہونا چاہئے تاکہ اس سلسلہ میں کسی کو کوئی پریشانی نہ ہو۔ بہر حال شرعی طور پر جس کی بیوی نے بچے کو دودھ پلا دیا ہے وہ بچے کا رضاعی باپ ہے۔ (واللہ اعلم)

طلاق دینے کا طریقہ

سوال

میری بیوی اخلاقی طور پر درست نہیں، میں اسے طلاق دینا چاہتا ہوں، اس سلسلہ میں میری راہنمائی کریں کہ طلاق کیسے اور کتنی دوں؟

جواب

طلاق شریعت میں جائز ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے پسند نہیں کیا۔ چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حلال کاموں میں سب سے ناپسندیدہ کام طلاق ہے۔“ (ابوداؤد، الطلاق: ۲۱۷۸) اگر حالات ایسے پیدا ہو جائیں اور طلاق ناگزیر ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ حالتِ طہر یا حالتِ حمل میں ایک طلاق دی جائے۔ جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دے دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دریافت کرنے پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے کہو کہ رجوع کرے پھر اسے اس وقت طلاق دے جب وہ ایامِ طہر میں ہو یا حالتِ حمل میں ہو۔“ (ابن ماجہ، الطلاق: ۲۰۲۳) اس انداز سے طلاق دینے کا فائدہ یہ ہوگا کہ دورانِ عدت رجوع کیا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”ان کے خاوند اس مدت میں رجوع کر لینے کے پورے حقدار ہیں، اگر ان کا ارادہ اصلاح کا ہو۔“ (البقرہ: ۲۲۸)

اگر عورت اپنی اصلاح کر لیتی ہے اور خاوند اسے آباد کرنا چاہتا ہے تو دورانِ عدت بلا تجدید نکاح رجوع کر سکتا ہے جیسا کہ آیت بالا میں اس امر کی صراحت ہے۔ اگر عدت گزر جاتی ہے اور دونوں میاں بیوی اصلاح کر کے اپنا گھر آباد کرنا چاہتے ہیں تو تجدید نکاح سے دوبارہ ازدواجی زندگی کا آغاز ہو سکتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت پوری کر لیں تو انہیں ان کے خاوندوں سے نکاح کرنے سے مت روکو جبکہ وہ دونوں آپس میں دستور کے مطابق رضامند ہوں۔“ (البقرہ: ۲۳۱)

رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک ایسا واقعہ ہوا تھا کہ طلاق کے بعد عدت گزر چکی تھی اور وہ عورت اپنے پہلے خاوند سے نکاح کرنا چاہتی تھی لیکن اس کا بھائی اس میں رکاوٹ تھا تو یہ آیت اتری پھر اس نے اپنے سابقہ خاوند سے نکاح کر لیا تھا۔ (بخاری، النکاح: ۵۱۲۹)

واضح رہے کہ مطلقہ عورت کی عدت تین حیض ہے جبکہ وہ حاملہ نہ ہو، اگر حاملہ ہے تو وضع حمل تک اس کی عدت ہے۔ عدت کے ختم ہونے کے بعد نکاح ختم ہو جاتا ہے، اس کے بعد تجدید نکاح سے رشتہ ازواج دوبارہ بحال کیا جاسکتا ہے۔ (واللہ اعلم)

عدتِ وفات کا آغاز

سوال

میرے دوست سمویہ میں فوت ہوئے لیکن وہ ایک ماہ بعد پاکستان میں دفن ہوئے، اب اس کی بیوی عدتِ وفات کس وقت سے گزارے گی، وفات کی تاریخ سے یا دفن ہونے کے وقت سے، کتاب و سنت کی روشنی میں وضاحت کریں؟؟

جواب

جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے، اس کی عدت کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ عورتیں اپنے آپ کو چار مہینے اور دس دن عدت میں رکھیں، پھر جب عدت ختم کر لیں تو معروف طریقہ کے مطابق اپنے لئے جو کرنا چاہیں، اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں۔“ (البقرہ: ۲۳۳)

واضح رہے کہ یہ عدت وفات ہر منکوحہ عورت کیلئے ہے جو مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ، جو ان ہو یا بوڑھی البتہ حاملہ عورت اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ اس کی عدت وضع حمل ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”حمل والی عورتوں کی عدت وضع حمل ہے۔“ (الطلاق: ۴) اگرچہ سیاق و سباق کے اعتبار سے یہ عدت مطلقہ عورت کیلئے ہے لیکن اس کے ظاہر اور عموم کا تقاضا ہے کہ ہر حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے، وہ مطلقہ ہو یا اس کا خاوند فوت ہو گیا ہو، احادیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ (بخاری، التفسیر: ۴۹۰۹)

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کی عدت کا آغاز خاوند کی وفات سے ہوگا اگرچہ وہ کئی ماہ بعد دفن ہو۔ اگر عورت کو اس کا علم نہیں ہو سکا حتیٰ کہ اس کی عدت کے ایام ختم ہو گئے تو اس پر دوبارہ عدت پوری کرنا ضروری نہیں۔ صورتِ مسئلہ میں اگر بیوی کو اپنے خاوند کی وفات کا علم ہو گیا تھا تو اسے یومِ وفات سے عدت گزارنا ہوگی، یومِ دفن تک اسے مؤخر کرنا درست نہیں۔ (واللہ اعلم)

امت کی بیماری اور اس کا علاج

فصلۃ الشیخ
ڈاکٹر صالح آل طالب

ترجمہ — جناب حافظ محمد سرور — نظر ثانی — جناب حافظ عبدالحمد ازہر

یہ جب کبھی اور پر آئی تو دنیا میں استحکام آیا، یہ جب بھی حکمران بنی تو لوگ عدل سے بہرہ مند ہوئے، اس امت نے جب بھی لوگوں کو بلانے اور راہ دکھانے کا کام کیا تو لوگوں کو اپنے خالق کا راستہ ملا اور زمین آسمانی سعادتوں سے ہم کنار ہوئی۔ اُس وقت مسلمان اپنے حکمرانوں، اپنے علماء اور اپنے دانش مندوں کی قیادت میں اپنی امت کی حقیقت اور قدر سے واقف تھے۔ چنانچہ انہوں نے قربانی دی، صبر کیا اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کی پھر اس آخری دین کے غالب آنے کی وجہ سے یہ بھی خوش حال ہوئے، امت بھی خوشحالی سے ہم کنار ہوئی اور دوسرے لوگ بھی خوشحال ہوئے حتیٰ کہ اس خوشحالی کا اثر جانوروں، پرندوں اور نباتات تک بھی پہنچا۔

آج جب کہ معیار بدل گئے ہیں، مشینی تہذیب انسانی تہذیب پر غالب آگئی ہے۔ خود غرضیوں کی حکمرانی ہے اور اچھی صفات سرچھپائے پھرتی ہیں۔ اس دین کے بہت سارے لوگوں میں کمزوری در آئی ہے، انہیں بھی دوسرے لوگوں والی بیماری لاحق ہو چکی ہے، بہت سارے مسلمان حکمران کوتاہیوں کا شکار ہیں، چنانچہ ان حالات میں یہ امت بھی روٹی کے گالوں کی طرح بے توقیر ہو گئی۔ ان کا معاملہ منتشر ہو گیا، ان کی ہوا اکھڑ گئی، ان کا شعلہ ماند پڑ گیا اور دوسری قوموں کے مقابلے میں یہ کمزور ہو گئے۔

چنانچہ لوگ ان کو چھوڑ کر دوسروں کے پاس ہدایت ڈھونڈنے لگے اور ان کے اغیار سے راہ پوچھنے لگے۔ اس سلسلے میں انہوں نے مادی تہذیب اور جدید فکر پر بھروسہ کیا لیکن اس سے ان کی حیرانی اور درماندگی اور زیادہ بڑھی۔ اس ضمن میں افسوس صرف اس بات کا ہے کہ بیماری ہمارے دین میں نہیں بلکہ اس دین سے وابستہ لوگوں کی اکثریت میں ہے۔

اگرچہ مشعل اٹھانے والے ہاتھ تھک چکے ہیں لیکن مشعل نہیں بجھی۔ اگرچہ دیکھنے والے آنکھیں کھو بیٹھے ہیں

مجد اقصیٰ اور اس مبارک سر زمین کے آس پاس نگاہ دوڑائیے۔۔۔ ملک شام اور اس کے بایسوں کو دیکھیے۔۔۔ برما اور وسطی افریقہ پر نظر ڈالیے اور پھر اس پر مستزاد یہ کہ بہت سارے مسلمان ملکوں میں اندرونی انتشار عروج پر ہے، وہ آپس میں دست و گریباں ہیں اور مشرق و مغرب سے دشمن بھی ان پر ٹوٹے پڑے ہیں۔ ہمیشہ کوشش کی جاتی ہے کہ مسلمانوں کو معمول کے واقعات میں الجھا کر فلسطین کے لیے سے ان کی توجہ ہٹائی جائے۔ دوسری جانب قابض گروہ اس لیے کو بھڑکانے اور اس زخم پر چر کے لگانے کے لیے ہمیشہ حرکت میں رہتا ہے تاکہ لاکھوں مسلمانوں کے شعور کو دہشت میں مبتلا رکھے، لڑائیاں اور ہنگامے برپا ہوں اور پھر بھڑکنے والی چیزیں کس قدر جلد بھڑک اٹھتی ہیں جو بھجنے کا نام نہیں لیتیں۔ چنانچہ آج کی مسلمان قومیں ہندیا کی مانند جوش مار رہی ہیں لیکن دشمنوں کو اس بات کا احساس ہو گیا اور وہ سب ان کی خواہشوں کے سامنے متحد ہو کر کھڑے ہو گئے اور ان کے خواب چکنا چور کر دیے۔ اس مقصد کے لیے انہوں نے ہمارے بیمار لوگوں کو استعمال کیا جو اپنے ہاتھوں اپنی قوموں کو ذلت، پستی اور ہلاکت کی کھائی میں گرا کر چاہتے ہیں۔

ایک ارب سے زائد مسلمان آج بے رحم عالمی آزمائشوں سے دوچار ہیں جس سے ابتلاء کی سنت پوری ہو رہی ہے تاکہ اللہ وہ کام کر دکھائے جس کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ اے اہل اسلام! شاندار تاریخ اور بے پناہ عظمت رکھنے والی اور دنیا پر ایک عرصے تک حکمرانی کرنے والی ہماری امت اسلامیہ کی تقدیر اور عظمت صرف یہی ہے کہ یہ ہمیشہ برتر رہے گی کیونکہ یہ آخری امت ہے، اسی پر شریعتوں کی تکمیل ہوئی ہے، یہ تمام لوگوں پر گواہ کی حیثیت رکھتی ہے اور تمام آسمانی شریعتوں کی اور دین حق کی وارث ہے۔

حمد و ثناء کے بعد، اے اہل اسلام!

آج کی دنیا میں سیاسی، قومی، دینی اور معاشی خواہشوں کا طوفان چلا ہے۔ پوری دنیا خود غرضیوں، علاقائی نعروں اور ماردھاڑ پر قائم ظلم و استبداد کی وجہ سے شدید المیوں سے دوچار ہے۔ جس کی وجہ سے ظلم، فساد اور جنگوں کی آگ بھڑکی ہے، جانیں تلف ہو رہی ہیں اور بستیاں کھنڈروں میں بدل رہی ہیں، اس طرح پوری دنیا میں بے چینی اور تباہ حالی کا دور دورہ ہے۔

مسلمان بالخصوص اس تباہی سے متاثر ہوئے ہیں اور دوسروں کی بہ نسبت انہیں کئی گنا مصیبت سہنا پڑی ہے۔ دنیا کی مختلف قومیں ان پر ٹوٹ پڑیں ہیں، نتیجتاً ان کے علاقے سلب ہوئے، ان کے اثاثے چھین لیے گئے، ان کے غلے چرا لیے گئے اور ان کی آواز دب کر رہ گئی۔

ہمارے درمیان اختلاف، انتشار، افتراق اور جھگڑے بازی عروج پر ہے، جبکہ دوسری طرف بہت سارے ممالک عالمی گٹھ بندھن کے ذریعے اپنے اختلاف کو کم سے کم کر چکے ہیں اور اپنے مفادات کے لیے ایک دوسرے کے قریب آ چکے ہیں۔ حالانکہ دنیا کی دوسری تمام قوموں کی بہ نسبت ہمارے اندر اتحاد کی بنیادیں اور باہمی تعلق، ہمدردی، تعاون اور رابطے کے اسباب کہیں زیادہ مضبوط ہیں۔

آج ایک بار پھر مسلمانوں کی صورت حال جنگ احزاب کے نقشے سے کس قدر مشابہت رکھتی ہے کہ جب ﴿وَإِذْ جَاؤُكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونًا﴾ (الاحزاب: ۱۰)

”وہ اوپر سے اور نیچے سے تم پر چڑھ آئے، جب خوف کے مارے آنکھیں پھرا گئیں، کیجیے منہ کو آگئے اور تم لوگ اللہ کے بارے میں طرح طرح کے گمان کرنے لگے۔“

لیکن سورج ابھی غائب نہیں ہوا۔ اس دین کے مقدر میں فنا ہو جانا یا گھل جانا ہے ہی نہیں، بھلے ہی اس کے کچھ ماننے والے گھل جائیں۔ اگر ایک نسل اس دین کے حق میں کوتاہی کرے گی تو اللہ ان کی جگہ کئی دوسری نسلیں لے آئے گا۔

اس لیے ہم سب کو مل کر راہ نجات پر غور کرنا چاہیے اور اس نقشے پر سوچ بچار کرنی چاہیے جس سے ہماری امت کو عروج حاصل ہو اور یہ فقر و فاقہ، بیماری، جہالت اور جنگوں اور فتنوں سے محفوظ ہو جائے۔

آج مختلف اقوام کی آپس کی لڑائی محض ایک دوسرے پر غلبے کی لڑائی نہیں بلکہ یہ بقاء یا فنا کی لڑائی ہے کہ کون سی قوم رہے گی اور کون سی نہیں رہے گی۔

آج جب کہ عالمگیر معیشت اور سیاست کے ساتھ ساتھ عالمگیر فکر اور ثقافت کا زمانہ ہے، طاقت کا غلبہ ہے اور طاقت کے ساتھ ہی اپنی رائے مسلط کی جاتی ہے تو ان حالات میں مسلمانوں کا آپس میں جڑنا بقاء کے لیے ناگزیر ہے، ہمارے ارد گرد کی ساری دنیا متحد چکی ہے اور صرف انہی کا احترام کرتی ہے جو طاقتور اور متحد ہوں۔

مسلمان قوموں کو اسلام کے علاوہ کوئی عقیدہ نہیں چاہیے جس پر ایمان لائیں، اسلام کے علاوہ کوئی نظام نہیں چاہیے جو ان پر حکمران ہو، اس کے علاوہ کوئی دین نہیں جو ان کا انتشار ختم کر سکے، اس کے سوا کوئی بھائی چارہ نہیں جو ان کی صفوں میں اتحاد پیدا کر سکے، اس سے ہٹ کر کوئی سچا عمل نہیں جو ان کے اہداف پورے کر سکے، کوئی عدالت نہیں جو ان کے معاشروں پر حکمران ہو اور اسلام کے علاوہ کوئی مساوات نہیں جو ان کے طبقات منظم کر سکے۔ بس یہی ہے جس پر کار بندہ کر یہ خوشحالی سے جی سکتے ہیں اور امن و امان کے ساتھ اللہ کی عبادت کر سکتے ہیں۔

اے پیروان اسلام! ایک دوسرے کے ساتھ تعاون اور ہمدردی کرنا انسانی فطرت ہے، خالص اسلامی ضابطہ ہے اور عظیم الہی حکم ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ (المائدة: ۲)

”جو کام نیکی اور خدا ترسی کے ہیں ان میں سب سے تعاون کرو اور جو گناہ اور زیادتی کے کام ہیں ان میں کسی سے تعاون نہ کرو۔“

اسی طرح اس کا فرمان ہے:

﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُم مِّنْهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ﴾

(آل عمران: ۱۰۳)

”سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو، اللہ کے اُس احسان کو یاد رکھو جو اس نے تم پر کیا ہے کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، اُس نے تمہارے دل جوڑ دیے اور اس کے فضل و کرم سے تم بھائی بھائی بن گئے۔ تم آگ سے بھرے ہوئے ایک گڑھے کے کنارے کھڑے تھے، اللہ نے تم کو اس سے بچا لیا۔ اس طرح اللہ اپنی نشانیاں تمہارے سامنے روشن کرتا ہے شاید کہ ان علامتوں سے تمہیں اپنی فلاح کا سیدھا راستہ نظر آجائے۔“

جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”باہمی ہمدردی، محبت اور شفقت میں مومنوں کی مثال ایک جسم کی سی ہے کہ جب اس کا ایک حصہ مبتلائے تکلیف ہو تو سارا جسم بے خوابی اور بخار کا شکار ہو جاتا ہے۔“ (بخاری و مسلم)

اسی طرح آپ ﷺ کا فرمان ہے: ”ایک مومن کا دوسرے مومن کے ساتھ باہمی تعلق ایک عمارت کی طرح ہے کہ جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوطی دیتا ہے۔“

جبکہ مسند احمد میں حسن سند کے ساتھ منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جماعت رحمت ہے اور فرقہ بندی عذاب۔“

رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے جانب ہجرت فرمانے کے بعد سب سے پہلا کام یہ کیا کہ مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا، بہت ساری آیات اور احادیث ہیں جو اتحاد اپنانے اور فرقہ بندی سے بچنے کی ترغیب دلاتی ہیں۔ باوجود اس کے کہ شرعی طور پر بھی اس کا حکم دیا گیا ہے لیکن عقلی طور پر بھی یہ ضروری ہے کیونکہ اختلاف کی بنیاد ہی بے عقلی ہے۔ جیسے اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَتَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ﴾ (الحشر: ۱۴)

”تم انہیں اکٹھا سمجھتے ہو مگر ان کے دل ایک دوسرے

سے بچھے ہوئے ہیں، ان کا یہ حال اس لیے ہے کہ یہ بے عقل لوگ ہیں۔“

اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو چالیس سال تک انتشار اور حیرانی کا مزا چکھایا اور وہ حیران و پریشان ہو کر زمین میں پھرتے رہے۔

اللہ کے بندو! امت مسلمہ اتحاد اور اتفاق کے میدان میں تہذیبی اور تاریخی وراثت کی حامل ہے اور اس میں دوسری اقوام کی بہ نسبت وحدت کی بنیادیں زیادہ مضبوط ہیں اور یہ کہ ایک اندھیرے راستوں، بندوہانوں اور بے مقصد راہوں کو آزما چکی ہے۔ چنانچہ نہ تو ان راہوں پر چلنے میں اسے کوئی کامیابی ہوئی اور نہ صحیح طریقہ سے واپس پلٹ سکی۔

اس لیے امت اسلامیہ کی ذمہ داری ہے کہ پورے صدق اور اخلاص کے ساتھ اپنی بقاء کے اسباب اپنائے اور اپنی شان و شوکت اور اپنے پیغام کی جانب لوٹے۔

ہماری شدید خواہش ہے کہ حکومت، دعوت، سیاست، معیشت، تربیت اور معاشرتی امور سے متعلقہ ذمہ داران اسے بروئے کار لائیں، اس کی جانب صدق و اخلاص اور عزم و ہمت کے ساتھ بلائیں تاکہ ہماری امت اپنا شایان شان مقام حاصل کر سکے اور اس خبر کی مصداق بنے جو اللہ نے اپنی کتاب میں اس کے متعلق دی ہے کہ

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُقِيمُونَ بِاللَّهِ﴾ (آل عمران: ۱۱۰)

”اب دنیا میں وہ بہترین گروہ تم ہو جسے انسانوں کی ہدایت و اصلاح کے لیے میدان میں لایا گیا ہے، تم نیکی کا حکم دیتے ہو، بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔“

آج دنیا مغربی اقدار کی بے چارگی اور خود ساختہ نظاموں کی ناکامی اپنی آنکھوں دیکھ رہی ہے، انسانی مصائب کی کثرت اور وقار آدمیت کے فقدان کے ساتھ ساتھ نسلی نعروں اور گروہ بندیوں سے جنم لینے والی تحریکیں بھی اس کے سامنے ہیں، جو مسلمانوں کا خون بہا رہی ہیں۔ انکی صفوں میں دراڑ ڈال رہی ہیں، ان کا دین بدل رہی ہیں، ماضی کی دشمنیوں اور بھولے ہوئے غلوں کو ہوا دے رہی ہیں اور اس طرح باہمی دشمنی اور جذبہ انتقام کی

جڑیں مضبوط کر رہی ہیں۔

نسبتوں کی کثرت اور دھڑے بندیوں کے غبار کی وجہ سے مسلمانوں میں تفریق اور زیادہ بڑھ رہی ہے حتیٰ کہ افراد امت کا بابرکت نام یعنی ”المسلمون“ گروہی، صنفی اور جماعتی نسبتوں کے سمندر میں ڈوبتا جا رہا ہے۔ کوئی خود کو اپنی خواہش کی جانب منسوب کر رہا ہے اور کوئی بکھرے ہوؤں کو اور زیادہ بکھیرنے اور تقسیم کرنے میں مشغول ہے حتیٰ کہ مسلمانوں کو بانٹنے والے مسلمان محض کسی مشتبہ بات کی وجہ سے علیحدہ جماعت کی بنیاد رکھ دیتے ہیں یا اس میں خود سمجھنے والے کی غلطی ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس زخمی جسم پر مزید غلطیوں کی بوچھاڑ بھی کی جاتی ہے۔

یہ صورت حال تمام مسلمانوں سے تقاضا کرتی ہے کہ وہ ذمہ داری کے بوجھ کو سمجھیں، اپنے باقی ماندہ علاقوں اور اتحاد کی حفاظت کریں۔ ایک دوسرے کے قریب آئیں۔ اختلاف کو کم سے کم کریں اور وحدت کو پروان چڑھانے کے لیے کتاب و سنت کی روشنی میں سنجیدگی سے کوشش کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ عصری تقاضوں اور موجودہ حالات کو بھی سمجھیں، اشتعال اور رد عمل سے بچتے ہوئے منصوبہ بندی کے ساتھ قدم آگے بڑھائیں اور مختلف حالات و واقعات کا عصری تقاضوں اور شرعی رہنمائی کے مطابق مقابلہ کریں۔

﴿فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ﴾

(الانفال: ۱)

”تم لوگ اللہ سے ڈرو اور اپنے آپس کے تعلقات درست کرو۔“

اتحاد کو غیر اسلامی بلکہ قومی اور نسلی بنیادوں پر قائم کرنے کے لیے کچھ ایسی کوششیں کی گئیں جو اسلام سے دور کرتی ہیں اور اسلامی ضابطوں سے کوئی تعلق نہیں رکھتیں۔ چنانچہ ان سے سوائے خسارے اور انتشار کے کچھ حاصل نہ ہوا اور تباہ کن نتائج اور المناک واقعات کے علاوہ ان سے کچھ نہ ملا جن کے اثرات امت اسلامیہ ایک عرصے سے بھگت رہی ہے۔

اے اہل اسلام!

مسلمانوں کو گھیرے ہوئے تباہ کن حالات اور بے پناہ خطرات کے باوجود خوشخبریاں جھلک دکھانے لگی ہیں، ہماری امت میں بے پناہ خیر موجود ہے۔ یہ لوگوں پر گواہ

ہے اور حق اور عدل کی علبردار ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿يَبْلُغُ الْأَيَّامُ نَدَاوِلَهَا بَيْنَ النَّاسِ﴾

(آل عمران: ۱۴۰)

”یہ تو زمانہ کے نشیب و فراز ہیں جنہیں ہم لوگوں کے درمیان گردش دیتے رہتے ہیں۔“

اگر نیتیں خالص ہوں تو مسلمان اپنے اتحاد کی بنیاد پر یہ طاقت رکھتے ہیں کہ حقیقی اسلام کی زندہ مثال اور خوبصورت نقشہ انسانیت کو دکھائیں اور بے راہ روی میں بھٹکنی اور ٹھوکریں کھاتی اس انسانیت کو پستی سے نکالیں جو اقدار اور اخلاق کے میدان میں افلاس کا شکار ہے۔ جس پر مادیت، خود غرضی اور خواہش پرستی غلبہ پا چکی ہے اور جو دوسری اقوام کے اخلاق اور ضابطوں کو پامال کر رہی ہے۔ بالخصوص جبکہ مادی تہذیب بھی انسانیت کو خوش بختی کی راہ پر گامزن کرنے اور جنگوں اور لڑائیوں کو روکنے میں ناکام ہو چکی ہے۔

مسلمانوں کا حالیہ انتشار ایک عارضی آزمائش ہے، اسلامی عمارت کو پہلے بھی یہ مرحلہ پیش آ چکا ہے لیکن پھر اسلام اس مشکل پر غالب آیا اور اس سے نکل گیا۔ اس لیے شکست مان کر بیٹھ جانا غلطی ہے اور مستقبل کی امید کو دینا گناہ ہے۔ شکست دشمن کی طرف سے آنے سے پہلے خود اپنے اندر نمودار ہوتی ہے۔ ہم اس آزمائش میں پڑنے والی پہلی امت نہیں ہیں۔

آپس میں قربت اور تعلق کو یقینی بنانا موجودہ حالات کی روشنی میں ناگزیر ہے۔ تجربہ بھی یہی کہتا ہے اور امت اسلامیہ کی موجودہ المناک صورت حال کا بھی یہی تقاضا ہے، بالخصوص جبکہ ہم ایک ایسی دنیا میں رہ رہے ہیں جہاں مختلف ثقافتوں، مذاہب اور نسلوں سے تعلق رکھنے والے لوگ اپنے مشترک مفادات کی بنیاد پر اکٹھے ہیں۔ چنانچہ ہمارے لیے آپس میں اتحاد قائم کرنا اور بھی ضروری ہے۔ جیسا کہ ہمارے رب نے فرمایا:

﴿إِنَّ هَذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ

فَاعْبُدُونِ﴾ (الانبیاء: ۹۲)

”یہ تمہاری امت حقیقت میں ایک ہی امت ہے اور میں تمہارا رب ہوں، پس تم میری عبادت کرو۔“

دوسری جگہ ارشاد ہوا:

﴿وَإِنَّ هَذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ

فَاتَّقُونِ﴾ (المومنون: ۵۲)

”اور یہ تمہاری امت ایک ہی امت ہے اور میں تمہارا رب ہوں، پس مجھ ہی سے تم ڈرو۔“

دوسرا خطبہ

حمد و ثناء کے بعد:

ابتدائی خوشخبریوں میں سے ایک یہ ہے کہ اسلام کا دار الخلافہ، سرزمین وحی اور قبلۂ مسلمین یعنی مکہ مکرمہ خادمِ حریم شریفین کی زیر نگرانی دنیا بھر سے آنے والے علماء کی ایک جماعت کی میزبانی کرے گا جو عالم اسلام کو درپیش موجودہ مشکلات و مصائب کا جائزہ لیں گے اور امت مسلمہ کی تمنائیں بر لانے کے لیے غور و خوض کریں گے۔

کیونکہ سیاستوں کی کشمکش اور جھنڈوں اور گرد و ہوں کی کثرت کے ہر زمانے میں علماء ہی امید کی کرن رہے ہیں جو امت کو توحید کی بنیاد پر جمع کرتے ہیں، لوگوں کو حق کی بصیرت دیتے ہیں اور اس کی راہ دکھاتے ہیں۔ باطل کا کھوٹ واضح کرتے ہیں اور اس سے لوگوں کو دور رکھتے ہیں اور ایسے منصوبے بروئے کار لاتے ہیں جو اسلامی وحدت کو محض خواب نہیں، بلکہ حقیقت بنا دیں اور بات صرف آرزوؤں اور تمنائوں تک نہ رہے بلکہ حقیقی طور پر ہمارے سامنے ہو۔

وقت آپہنچا ہے کہ تمام مسلمان ملکوں کی قیادت آپس کے اتحاد اور رابطے کے سلسلے میں عوامی آرزو کی ترجمانی کرے تاکہ پروردگار راضی ہو اور ہمارے معاشرے سعادت مندی سے ہمکنار ہوں۔

مسلمانوں کو انتشار کی اس حالت سے نکلانے کی ذمہ داری امت کے رہنماؤں اور مفکرین پر عائد ہوتی ہے۔ دنیا کی تمام اقوام اپنی وحدت قائم کر چکی ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ہم منتشر ہیں؟ حالانکہ اس سلسلے میں اسباب و وسائل اور کامیابی کے امکانات کی کمی نہیں اور اس کی ضرورت بھی بہت زیادہ ہے۔

ہم ایک ایسے اتحاد اور باہمی تعلق کی آرزو رکھتے ہیں جو تمام میدانوں میں خیر و برکت کا باعث ہو اور امت کو اس بات کے لیے تیار کرے کہ وہ دوسری اقوام کی قیادت کر سکے اور اپنا، اپنی اقدار کا اور اپنے وجود کا دفاع کر سکے۔

صرف ایک ہی بنیاد ہے جس پر یہ اتحاد قائم ہو سکتا

ہے اور وہ بنیاد دہی الہی ہے جس میں اللہ کی کتاب اور اس کے پیغمبر ﷺ کی سنت کو صحابہ کے طریقے کے مطابق سمجھنا شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا﴾ (النساء: ۵۹)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحب امر ہوں، پھر اگر تمہارے درمیان کسی معاملہ میں نزاع ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف پھیر دو اگر تم واقعی اللہ اور روز آخر پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی ایک صحیح طریق کار ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر ہے۔“

اسی طرح اس نے ارشاد فرمایا:

﴿وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُوْمِنِينَ نُؤَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۚ وَسَاءَ مَصِيرًا﴾ (النساء: ۵۵)

”جو شخص رسول کی مخالفت پر کمر بستہ ہو اور اہل ایمان کی روش کے سوا کسی اور روش پر چلے، درآں حالیکہ اس پر راہ راست واضح ہو چکی ہو، تو اُس کو ہم اسی طرف چلائیں گے جہر وہ خود پھر گیا اور اسے جہنم میں جھونکیں گے جو بدترین جائے قرار ہے۔“

اس لیے علماء کی ذمہ داری ہے کہ امت کو ایک بنیاد پر جمع کریں، حق کو کھول کر بیان کریں اور دین کے معاملے میں کسی سے رواداری نہ رکھیں کیونکہ امت کے لیے سب سے تباہ کن چیز یہ ہے کہ یہ دین کے معاملے میں فرقہ بندی اپنائے، حق کو باطل کے ساتھ غلط ملط کرے اور اپنی سیاسی اغراض کے لیے دین کو استعمال کرے۔ جتنے بازیوں اور گروہ بندیوں کی موجودہ صورتحال اس کی گواہ ہے جبکہ خون کی حرمت یا مال کی جابری ہے، آبادیوں کو اجاڑا جا رہا ہے اور مسلمانوں کو ان کے خطوں سے نکالا جا رہا ہے۔

اس صورتحال کے ذمہ دار برے علماء اور غلط حکمران ہیں جنہوں نے مسلمانوں کو شرک کی جانب دھکیلا اور ان کے تصورات بگاڑے تاکہ وہ خود اپنی ہی امت کے دشمن

بن جائیں اور ایسے ایسے عقائد، قوانین، قصے اور خبریں اسلام پر ڈال دیں جن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور ایسے تاریخی واقعات کو خواہ مخواہ اہمیت دیں جن کی انہیں خود بھی خبر نہیں۔ ان لوگوں نے محض سیاست چکانے کے لیے دین کو استعمال کیا حالانکہ دین انکی کسی ترجیح میں شامل نہیں اور پھر کچھ مسلمانوں کو بھی انہوں نے اپنے جھوٹے جذبات اور اپنی جہالت کی جانب موڑ لیا۔

اے اہل اسلام! فہم و ادراک سے بہت دن دور رہ کر دیکھ لیا، ضمیر نے بہت سولیا اور ان لوگوں کے طغیوں سے بہت دن ڈر کے دیکھ لیا جو گروہ بازی کی روش پر چلتے ہیں۔ اب وقت آ گیا ہے کہ خارجی مداخلتوں کی روک تھام کے لیے آواز بلند کی جائے جس سے امن تباہ ہوتا ہے، صفوں میں تفریق پڑتی ہے، امت میں انتشار آتا ہے اور جن سے نہ دین بچتا ہے نہ دنیا سنورتی ہے۔

﴿وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ﴾

(البقرة: ۲۲۰)

”برائی کرنے والے اور بھلائی کرنے والے، دونوں کا حال اللہ پر روشن ہے۔“

کوششوں کو متحد کرنا، صفوں کی چھانٹی کرنا، دین کی پاسبانی کرنا اور دین حق پر سب کو جمع کرنا انتہائی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ اس امت کو ایک پختہ اور درست نظام مہیا کر دے۔

اے اہل اسلام! مسلمان ضرورت مندوں کی مدد کرنا آپس کے تعلق کے لیے ناگزیر ہے جس سے کسی بھی صاحب استطاعت مسلمان کو معذور نہیں قرار دیا جاسکتا۔ ملک شام میں جو لڑائی اور تباہی پھیلی ہے جس سے ہر چھوٹا بڑا متاثر ہوا، کھیتیاں اور نسلیں اجڑیں اور لاکھوں لوگ در بدر ہو کر سردی کی شدت سہتہ رہے، اس ساری صورت حال کے بعد اس معاملے کی اہمیت مخفی نہیں رہی۔

اے اللہ! امت اسلام کو ایسا پختہ نظام عطا فرما جس میں فرمانبرداروں کی عزت ہو، تافرانوں کو ہدایت ملے، جس میں نیکی کا حکم دیا جائے اور برائی سے منع کیا جائے یقیناً تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

اے اللہ! جو شخص اسلام اور مسلمانوں کا بدخواہ ہو، اسے اپنے آپ میں الجھا دے، اس کی چال کو اسی کی جانب لوٹا دے اور اے رب العالمین! اسے برے

حالات میں الجھا دے۔

اے اللہ! اسے پروردگار عالم! اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کی فلسطین میں اور ہر جگہ مدد فرما۔ اے اللہ! مسجد اقصیٰ کے بارے میں بری سوچ رکھنے والے کو اپنے آپ میں الجھا دے، اس کی چال میں اسی کو پھنسا دے اور اے رب العالمین! اسے مشکلات میں ڈال دے۔ اے اللہ! فلسطین میں ناتواں مسلمانوں کی بندشیں کھول دے، اے اللہ! ان کے حالات سنوار دے اور ان کے دشمن کو تباہ و برباد فرما۔ اے اللہ! مسجد اقصیٰ کو ظالموں کے ظلم اور قابضوں کے تسلط سے آزاد فرما۔

اے اللہ! شام، برما اور وسطی افریقہ میں اور ہر جگہ مسلمانوں پر شفقت فرما، اے اللہ! ان کی آزمائش نال دے، انہیں جلد کشادگی عطا فرما، ان کی ناتوانی پر رحم فرما، ان کی کوتاہی کا ازالہ فرما اور ان کے معاملے کا تو آپ والی بن جا۔ آمین یا رب العالمین!



ناظم پنجاب کی سعودی عرب روانگی

مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے ناظم میاں محمود عباس 5 مارچ کو ایک ماہ کے دورے پر سعودی عرب روانہ ہو گئے۔ علامہ اقبال انٹرپورٹ پر کارکنان جمعیت اور عزیز و اقارب نے انہیں الوداع کیا۔ وہ اپنے دورے کے دوران عمرے کی سعادت، جماعتی میٹنگز سے خطاب اور ذمہ داران جمعیت، شیوخ اور احباب سے ملاقات بھی کریں گے۔ ان کی عدم موجودگی میں سینئر ناظم پنجاب حافظ عبدالرزاق قائم مقام ناظم پنجاب ہو گئے۔

عبدالرحیم قریشی ناظم دفتر پنجاب

ملتان، بہاولپور، ڈیرہ غازی خان ڈویژنز کے ذمہ داران کے نام

مرکزی جمعیت اہل حدیث و اہل حدیث پوٹھ فورس ملتان، بہاولپور اور ڈیرہ غازی خان ڈویژن کے تمام ضلعی/شہری اور تحصیل ذمہ داران سے گزارش ہے کہ جہاں کہیں بھی پیغام ٹی وی نہیں چل رہا یا اس حوالے سے کوئی مشکلات درپیش ہیں تو براہ کرم اپنے مقامی پیغام ٹی وی کے نمائندوں سے رابطہ کریں۔ اگر پھر بھی مسئلہ حل نہ ہو تو اپنے ہیڈ ڈسٹری بیوٹر جنوبی پنجاب کے ساتھ رابطہ کریں۔

منجانب:- وقار احمد اعوان ہیڈ ڈسٹری بیوٹر پیغام ٹی وی جنوبی پنجاب

042-37722876-77, 0321-8402400

شہید اسلام علامہ احسان الہی ظہیرؒ کی صحافت

تحریر: جناب بشیر انصاری ایم۔ اے

اجراء کیا جس نے اپنی دینی، علمی اور تحقیقی نگارشات کی وجہ سے یونیورسٹی کے اساتذہ اور انتظامیہ سے خوب داد حاصل کی۔ اسی دوران ۱۹۶۵ء میں کویت کے ”مجلد حضارۃ الاسلام“ میں آپ کا عربی میں مضمون شائع ہوا جو بعد ازاں کئی عربی اخبارات اور جرائد میں چھپا۔ وہ اس سال کا بہترین ادب پارہ کہلایا گیا۔ مدینہ یونیورسٹی میں قیام کے دوران ہی انہوں نے عربی میں ”القادیانیہ دراسہ و تحلیل“ لکھی جو بڑے کتابی سائز کے ۳۲۰ صفحات پر مشتمل تھی۔ یہ کتاب برصغیر میں انگریز کے خودکاشٹہ پودے قادیانیت کے بارے میں ہے۔ کتاب کے شروع میں علامہ سید محمد المنصور الکتانی سابق استاذ مدینہ یونیورسٹی اور فضیلۃ الشیخ عطیہ محمد سالم استاد مدینہ یونیورسٹی کی تقاریر شامل ہیں۔ اشارہ صفحات پر مشتمل جاندار مقدمہ بھی شامل اشاعت ہے۔

علامہ صاحب کی یہ کتاب ”القادیانیہ“ وہاں کے ایک ادارے نے شائع کر دی۔ ابھی ناسل کی اشاعت و طباعت باقی تھی اور علامہ صاحب ابھی تک فاضل امتحان سے فارغ بھی نہیں ہوئے تھے مگر ناشر کتاب اس پر الاستاذ احسان الہی ظہیر فاضل مدینہ یونیورسٹی لکھنا چاہتے تھے تو علامہ صاحب فرمانے لگے ”میں ابھی تک فارغ نہیں ہوا۔ اگر آپ لکھنا چاہتے ہیں تو وائس چانسلر سے اس کی اجازت لے لیں۔“ چنانچہ الشیخ ابن بازؒ نے ناشر کو اس کی اجازت دے دی۔ علامہ صاحب نے شیخ صاحب سے عرض کیا حضرت! آپ نے انہیں اجازت مرحمت فرمادی ہے لیکن اگر میں فیل ہو گیا تو کیا بنے گا؟ شیخ ابن بازؒ نے مسکراتے ہوئے فرمایا: اگر تم امتحان میں فیل ہو گئے تو ہم عہدہ چھوڑ دیں گے۔ بھلا اللہ الشیخ ابن بازؒ کی تمنا کے مطابق علامہ صاحب نے امتحان میں بہت اعلیٰ پوزیشن حاصل کی۔ (علامہ احسان الہی ظہیر، ایک عہدہ، ایک تحریک: ۶۷-۶۸)

آگے بڑھنے سے پہلے میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ حضرت علامہ شہید کی صحیح تاریخ پیدائش سے بھی قارئین کرام کو آگاہ کیا جائے کیونکہ مختلف مضمون نگار مختلف تاریخوں کا حوالہ دیتے ہیں۔ میرے پاس حضرت علامہ کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی موجود ہے جس پر تاریخ پیدائش ۳۱ مئی ۱۹۴۵ء درج ہے۔

علامہ صاحب، مدینہ یونیورسٹی سے بی صحافتی

جس پر حاضرین اپنی آراء کا اظہار کیا کرتے تھے۔ اس مجلس میں مقامی شعراء اور ادباء، علامہ یعقوب انور قریشی، سید سبط الحسن ضیف، پروفیسر حکیم عنایت اللہ نسیم سوہدروی، ڈاکٹر رفیق چوہدری، راز کاشمیری، ڈاکٹر اسحاق جاوید، پروفیسر اسرار احمد سباروی، پروفیسر مظفر علی سید، میاں ایم۔ آئی۔ شمیم اور ارشد میر ایسے افراد ہوا کرتے تھے۔ ایک نشست میں علامہ صاحب نے ”اسلام میں شاعری“ کے موضوع پر مقالہ پڑھا۔ حاضرین نے بے حد پسند کیا اور اسے نہایت معلوماتی اور محققانہ قرار دیا۔ وہ اگرچہ نوجوان تھے مگر وسعت مطالعہ اور خوش تنقید و دلائل کی وجہ سے انہوں نے محفل میں جلد اپنا مقام بنالیا تھا۔ پھر وہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد چلے گئے۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد وہ کچھ عرصہ مسجد ابراہیمی میانہ پورہ سیالکوٹ میں خطیب بھی رہے۔

مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ:

۱۹۶۲ء میں وہ مزید دینی تعلیم کے لئے مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب میں داخل ہوئے اور الیانس فی الشریعہ کی ڈگری لے کر ۱۹۶۷ء میں فارغ ہوئے اور یونیورسٹی میں ۹۲ ممالک کے طلبہ میں اول آئے۔ ۹۳.۵ فیصد نمبر لے کر سابقہ ریکارڈ توڑ دیے۔ یہ علامہ صاحب کی بڑی خوش بختی تھی کہ پاکستان میں انہیں حضرت العلام حافظ محمد محدث گوندلویؒ، شیخ الحدیث حضرت مولانا ابوالبرکات احمدؒ اور مولانا شریف اللہ خاں جیسے محققین اور مدینہ یونیورسٹی میں فضیلۃ الشیخ علامہ ناصر الدین البانی، فضیلۃ الشیخ محمد امین الشقیطی، فضیلۃ الشیخ عبدالقادر غنیبہ الحمد، فضیلۃ الشیخ عطیہ سالم اور فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز نائب الریس الجامعہ جیسے اساطین علم و فضل سے استفادہ کا موقع ملا۔ مدینہ یونیورسٹی کے قیام کے دوران اہل علم ان کی علمی و تحقیقی صلاحیتوں سے بخوبی متعارف ہو چکے تھے۔ اس دوران انہوں نے طلبہ کی علمی و ادبی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے ایک قلمی مجلے کا

گزشتہ سال ماہنامہ ”الاحیاء“ لاہور کے مدیر شہید جناب سید محمد علی نے فرمایا کہ وہ شہید ملت علامہ احسان الہی ظہیرؒ کی یاد میں ایک ضخیم خصوصی اشاعت کا اہتمام کر رہے ہیں۔ مجھے یہ حکم دیا کہ آپ نے حضرت علامہ شہید کی صحافت پر مضمون لکھنا ہے اور اس میں ذاتی یادداشتوں کا تذکرہ بھی ہونا چاہئے۔ کیونکہ آپ نے ان کی رفاقت میں ایک لمبا عرصہ گزارا ہے اور ان کے سفر و حضر کے ساتھی رہے ہیں۔ میں نے بغیر کسی توقف کے حامی بھری۔ میرے خیال میں لکھنے والوں کو مضامین کے عنوانات دے دینا اچھا طریقہ ہے، اس سے توادری صورت پیدا نہیں ہوتی اور اشاعت میں تنوع کی خوبصورتی پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ میں نے حکم کی تعمیل کر دی۔ نامعلوم وہ خصوصی اشاعت کب منصہ شہود پر آئے گی، یہ ان کا کام ہے۔

بلا مبالغہ شہید اسلام حضرت علامہ احسان الہی ظہیرؒ ایک ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا۔ وہ ایک شعلہ بیان خطیب، معجز رقم ادیب، بالغ نظر صحافی، محبت وطن سیاستدان، بہت سی زبانوں کے ماہر ہونے کے ساتھ ساتھ دور رس نگاہ کے بھر عالم اور عظیم کالم تھے۔ میرا ان سے دوستی کا آغاز ان کے طالب علمی کے زمانہ سے ہو گیا تھا، جوانی سے زندگی بھر قائم رہا۔ جب وہ جامعہ اسلامیہ اہل حدیث گوجرانوالہ میں زیر تعلیم تھے تو تقریباً ہر روز ہماری نشست ہو جاتی اور علمی، ادبی اور دینی مسائل پر گفتگو رہتی۔ ان کی طرح مجھے بھی جلسے سننے کا شوق تھا۔ وہاں بھی سیکائی اور پھر مقررین پر اپنی اپنی آراء کا اظہار ہوتا اور اچھی تقاریر پر خوب محفوظ ہوتے۔ پھر ہم دونوں گوجرانوالہ کی ادبی محفلوں میں بھی شریک ہونے لگے۔ محفل ادب کا ہفتہ وار اجلاس اے۔ ڈی۔ ماڈل ہائی سکول چوک نیائیں میں منعقد ہوا کرتا تھا۔ یہ نشست تنقیدی ہوا کرتی تھی۔ ایک نظم یا غزل اور ایک مقالہ پیش کیا جاتا

سرگرمیوں کا آغاز کر چکے تھے۔ پھر اسی دوران آپ کے مضامین پاکستان کے اعلیٰ رسائل ”چٹان، الاعتصام، لیل و نہار، بیان، قوی ڈائجسٹ اور روزنامہ کوہستان“ میں شائع ہوتے رہے۔ صحافت کے سلسلہ کو آگے بڑھانے سے پہلے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ان کی خطابت کا تذکرہ بھی کر دیا جائے۔ اس لئے کہ ان کی صحافت میں ان کی خطابت کا پر تو اور چاشنی موجود ہے۔ جیسا کہ مؤرخ اہل حدیث مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ ”علامہ احسان الہی ظہیر کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا۔ وہ علم و ذہانت، تصنیف و تالیف اور تقریر و خطابت کے اوصاف سے متصف تھے۔ چھوٹی عمر میں ہی انہوں نے بہت شہرت حاصل کر لی تھی۔ وہ بجا طور پر اس کے مستحق تھے۔ وہ بلند ہمت عالم تھے اور ان کی تگ و تاز کے دائرے بڑے وسعت پذیر تھے۔ وہ نہ صرف جماعت اہل حدیث بلکہ پورے ملک کا عظیم سرمایہ تھے۔ اس سے بڑھ کر کہنا چاہئے کہ وہ عالم اسلام کی متاع گراں مایہ تھے۔“ ممتاز قادیان قاضی محمد اسلم سیفؒ نے بھی لکھا ہے کہ علامہ صاحب کے خطاب کا طعن، تقریر کا دبدبہ اور گفتگو کا ہم ہمہ مسلم تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا خمیر ایسی مٹی سے اٹھایا تھا جس میں ڈر، خوف، اندیشہ اور فکر نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ علامہ صاحب کے اسلوب خطابت، انداز بیان، جرأت و بے باکی اور بے پناہ بہادری نے ملک میں نوجوانوں کی ایک بہت بڑی کھپ تیار کر دی۔“ (علامہ احسان الہی ظہیر، ایک عہد، ایک تحریک)

ممتاز صحافی مجیب الرحمن شامی نے لکھا ہے کہ ”علامہ صاحب سے کوئی اتفاق کرے یا اختلاف یہ حقیقت ہے کہ ان کی تقریر دلوں سے خوف کو نکال باہر کرتی تھی۔ طاقتوروں کے خلاف لڑنے کا حوصلہ دیتی تھی۔ کمزوروں کے دل سے کمزوری کا احساس ختم کر دیتی تھی۔ خوف کا یہ دشمن، بے خوف آدمی رخصت ہو چکا ہے۔“

مدیر ”چٹان“ آغا شورش کاشمیری نے لکھا تھا کہ انشاء پر دازی ان کی جیب کی گھڑی اور تقریر و خطابت ان کے ہاتھ کی چھری ہے۔ یہ مستقبل میں برصغیر پاک و ہند کے سب سے بڑے خطیب ہیں۔“ مشہور مؤرخ اور سکالر ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہان پوری نے انہیں ابوالکلام ثانی اور اس دور کے نمودوں کے لئے ابراہیم کا لقب دیا تھا۔“

مسجد نبوی ﷺ میں آپ کا عربی خطاب سن کر شہرہ آفاق سکالر ڈاکٹر مصطفیٰ السباعی نے کہا تھا کہ ان کے لب و لہجہ اور اسلوب نے قدیم عرب خطباء کی یاد تازہ کر دی ہے اور ہم نے عالم اسلام میں ان سے بڑا خطیب نہ دیکھا ہے اور نہ سنا ہے۔“ (سفر حجاز)

عراق میں ایک بین الاقوامی کانفرنس کے دوران انہوں نے عربی میں ایسی تقریر کی کہ صدام حسین سنتے رہ گئے۔ بڑے بڑے عربی دانوں نے دانتوں تلے انگلیاں دبائیں کہ ایک غمی کا یہ عالم اور ایک پاکستانی کی یہ صورت.....!

جب آپ مدینہ یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہو کر واپس وطن پہنچے تو شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلمیٰ نے انہیں چینی نوالی مسجد رنگ محل لاہور میں خطیب مقرر کروا دیا۔ اس مسجد میں حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ خطبہ دیتے رہے۔ انتظامیہ پہلے تو فکر مند تھی کہ شاید یہ نوجوان مسجد کی رونق بحال نہ کر سکے مگر چند خطبات جمعہ المبارک کے بعد احباب نے دیکھا کہ مسجد کی نہ صرف رونق لوٹ آئی بلکہ اس میں خاطر خواہ اضافہ بھی ہوا۔ اس کے جلد بعد علامہ صاحب کو مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ترجمان ہفت روزہ ”الاعتصام“ کے مدیر اعلیٰ کی ذمہ داریاں بھی سونپ دیں۔ یہ مجلہ 1949ء میں انجمن اہل حدیث گوجرانوالہ کی سرپرستی اور حضرت مولانا محمد حنیف ندویؒ کی ادارت میں شائع ہونا شروع ہوا۔ مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب اس کے جنرل مینیجر اور ڈپٹی ایڈیٹر ہوا کرتے تھے۔

1951ء میں اسے مرکزی جمعیت اہل حدیث مغربی پاکستان کا ترجمان بنا دیا گیا اور اس کے جملہ انتظامات اس کے سپرد کر کے اس کا دفتر دارالعلوم تقویۃ الاسلام شیش محل روڈ لاہور منتقل کر دیا۔ مولانا محمد حنیف ندویؒ ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور سے وابستہ ہو گئے، پھر مولانا محمد اسحاق بھٹی، مولانا محمد الدین سلمیٰ، علامہ احسان الہی ظہیر، قاری نعیم الحق نعیم، حافظ عبدالوحید، ملک عصمت اللہ، حافظ صلاح الدین یوسف، مولانا علیم ناصری اور دوسرے علماء اس کے مدیر رہے۔ جناب حافظ احمد شاکر اب اس کے مدیر مسئول ہیں۔ جب علامہ صاحب نے اس کی ادارت سنبھالی تو انہوں نے اسے خوب سے خوب تر بنانے اور اس کی توسیع اشاعت کے لئے بڑی محنت کی۔ اسی دور میں ہمیں بھی ”الاعتصام“ میں نہ صرف لکھنے

کا بلکہ ادارت کی ذمہ داریوں کا قریب سے مطالعہ و مشاہدہ کرنے کا موقع ملا۔ لیکن حضرت علامہ شہید بوجوہ ۱۵ جولائی 1969ء کو ”الاعتصام“ کی ادارت سے مستعفی ہو گئے اور حضرت مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیائیؒ نے ”الاعتصام“ جمعیت اہل حدیث سے واپس لے لیا جو اس کے طابع و ناشر تھے۔ لیجئے ”الاعتصام“ کے حوالہ سے علامہ شہید کے رشتات فکر ملاحظہ فرمائیں۔

☆ اگر ہم چاہتے ہیں کہ دنیا میں پھر وہی عظمت و رفعت حاصل کریں جو کبھی ہمیں حاصل تھی تو ہمیں انہی اصولوں اور احکامات کی پیروی کرنا پڑے گی جنہیں خالصتاً اسلام نے ہمیں دیا ہے اور جس میں کسی قسم کی آلائش نہیں ہے، نہ ہی مغربی اور نہ ہی مشرقی اور اسی بات کا ہم سے اسلام تقاضا کرتا ہے۔

☆ کوئی دانشور اور دانش مند انکار نہیں کر سکتا کہ موجودہ طریق تعلیم اور نصاب تعلیم ایک غیر ملکی استعماری مذہب اور لٹیری قوم کی وہ کردہ یادگار ہے جس کے ذریعے اس نے آزادی کے متوالوں کے اس جذبہ شوق اور ولولہ شہادت کو ملیا میٹ کرنے کی کوشش کی تھی۔

☆ علماء صادق پور، پٹنہ، بہار، دکن، بنگال اور بہادران پنجاب، سندھ، بلوچستان اور سرحد کے خون پر استوار ہونے والی ریاست میں ان کا تذکرہ کیا جائے، جنہوں نے ان جوانمردوں اور حق کوشوں کی لاشوں کو سویلوں پر لٹکایا تھا اور ان کی زبان اور ان کے تمدن کو تو سینوں سے لگایا جائے لیکن ان کو تاریخ کے صفحات سے بالکل محو کر دیا جائے جن کی قربانیوں کے صلے اور نتیجہ میں اس ملک کو غلامی سے نجات ملی تھی اور آزادی سے وصال نصیب ہوا تھا۔ ہم اپنی طرف سے پوری طرح یقین دلاتے ہیں کہ ہم ہر اس شخص کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں جو صرف اور صرف اسلام کو اس ملک میں سر بلند دیکھنا چاہتا ہے اور اس کے لئے جدوجہد اور تگ و دو کرتا ہے اور ہماری جماعت ہر اس قوت کی مخالفت کرتی ہے اور کرتی رہے گی جو اسلامی جمہوریہ پاکستان میں کتاب و سنت کے علاوہ کسی اور نظام حیات کو رائج کرنا چاہتی ہے یا دیکھنا چاہتی ہے۔

حضرت علامہ شہید نے صحافت کو ایک پیشہ سمجھ کر نہیں اپنایا تھا بلکہ وہ اسے ملک و ملت اور دین کی خدمت کا

ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کی جماعتی مصروفیات!

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ یکم مارچ بروز ہفتہ بزرگ عالم دین مولانا محمد یوسف آف راجوالہ کے انتقال پر تعزیت کے لئے راجوالہ تشریف لائے۔ چوہان ضلع قصور میں ان کا استقبال ضلعی ناظم حافظ حسن محمود کیرپوری اور تحصیل چوکی کے ناظم مولانا عبدالباری ذوق اور دیگر احباب نے کیا۔

راجوالہ میں ناظم اعلیٰ کا استقبال مرحوم کے صاحبزادوں پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحمن یوسف اور پروفیسر عبید الرحمن محسن نے کیا۔ ناظم اعلیٰ نے مرحوم کی خدمات کو شان دار خراج تحسین پیش کیا اور ان کی وفات کو جماعت اور مسلک کے لئے بہت بڑا نقصان قرار دیا۔ پروفیسر عبدالرحمن یوسف اور پروفیسر عبید الرحمن محسن نے ناظم اعلیٰ صاحب کی تشریف آوری پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں آپ نے حافظ عبدالمسیح ناظم ضلع اوکاڑہ کی بیماری پر پی کی اور کچھ دیر ان کے پاس رہے۔ اسی طرح ناظم اعلیٰ صاحب نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے علماء کنونشن بہاولنگر میں شرکت کی اور خطاب فرمایا۔

منجانب:- حافظ حسن محمود کیرپوری ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع قصور

اس قدر حوصلہ رکھتے ہیں کہ اسلام کی عظمت، قرآن کی حرمت اور محمد عربی ﷺ کے ناموس کے لئے اپنا سب کچھ مٹا دیں اور اپنی معاش، اپنے مستقبل، اپنی آبرو، اپنے ناموس حتیٰ کہ اپنی زندگی کو بھی اس مقصود کے لئے قربان کر دیں اور اپنے پائے عزیمت میں لغزش نہ آنے دیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس جھنڈے کو بلند رکھنے اور سنت نبوی کی شمع کو فروزاں رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

نومبر ۱۹۶۹ء سے لے کر مارچ ۱۹۸۷ء تک یہ مجلہ باقاعدگی کے ساتھ حضرت علامہ شہید کی ادارت میں علمی، ادبی اور مسلکی خدمات انجام دیتا رہا۔ جب ہماری متاع گرنامیہ چھین لی گئی تب ”ترجمان الحدیث“ بھی قفل کا شکار ہو گیا۔ جوہی حالات نے اجازت دی اس مجلہ نے جماعت کی سرپرستی اور امیر محترم قائد اہل حدیث جناب پروفیسر ساجد میر رحمہ اللہ کی ادارت میں اپنے صحافتی سفر کا آغاز کر دیا اور وہ بحسن و خوبی ترقی کی منزلیں طے کرتا رہا۔ بعد ازاں اسے جامعہ سلفیہ فیصل آباد کی انتظامیہ کی خواہش پر جامعہ کے سپرد کر دیا۔ اب یہ مجلہ جناب چودھری محمد یونس ظفر پرنسپل جامعہ سلفیہ اور مولانا فاروق الرحمن یزدانی صاحب کی ادارت میں فیصل آباد سے شائع ہوتا ہے جس کا بھلا اللہ صوری و معنوی اعتبار سے اچھے رسائل میں شمار ہوتا ہے۔ اب ہم ”ترجمان الحدیث“ سے علامہ شہید کی تصریحات سے چند اقتباسات پیش کرتے ہیں۔

..... (جاری)

سے انہی کی ادارت میں ماہنامہ ”ترجمان الحدیث“ حدیث منزل ایک روڈ انارکلی لاہور سے مطبع صحافت پر طلوع ہوا۔ شمارہ اول کے ادارے سے اقتباس قارئین کرام کے لئے دلچسپی کا باعث ہوگا:

اس وقت پاکستان میں جس تیزی سے غیر ملکی اور غیر اسلامی نظریات بار پا رہے ہیں اور جس طرح فریب خوردہ لوگ ان کی چکاچوند سے متاثر ہو رہے ہیں اس سے دینی اور اسلامی غیرت رکھنے والے لوگوں کا مضطرب اور بے چین ہونا ایک قدرتی اور فطری امر ہے۔ لیکن اہل عزائم بے چینوں اور مایوسیوں کے گھنا ٹوپ اندھیروں میں بھی دامن آس کو ہاتھ سے نہیں چھوڑتے اور تیرہ تاریک بستیوں کو ایمان و اقبال کی مشعلوں سے فروزاں کرنے کی کوششوں میں مشغول رہتے ہیں۔

ہم ترجمان الحدیث کا پہلا شمارہ قارئین کرام کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں، ہم انہیں پورے یقین و اعتماد کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ رب ذوالجلال کی مدد و حمایت سے ”ترجمان الحدیث“ جب تک زندہ رہے گا، کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کا ترجمان اور کفر و الحاد کے راستے میں کوہ گراں بن کے زندہ رہے گا۔ اس راہ میں نہ تو دنیا کی کوئی قوت و طاقت اسے تحریص و ترغیب سے خرید سکے گی اور نہ ہی تحویف و تہدید سے اسے کلمہ حق کہنے سے باز رکھ سکے گی۔ ہم تاوان کمزور بندے اس راہ کی کنھنایوں کو جانتے ہوئے اور اس راستے کی مشکلات کا علم رکھتے ہوئے اپنے مالک کے فضل و کرم سے اپنے اندر

ایک ذریعہ سمجھتے تھے اور عبادت کچھ کراسے بجالاتے تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ ہمارے اسلاف حضرت مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالویؒ نے ماہنامہ ”اشاعت السنۃ“ کے ذریعے، شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے اخبار ”اہل حدیث“ کے ذریعے، امام العصر حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹیؒ نے ”الہادی“ کے ذریعے، حضرت مولانا محمد جونگرہیؒ نے ”اخبار محمدی“ کے ذریعے اور حضرت مولانا سید داؤد غزنویؒ نے ”توحید“ کے ذریعے اور حضرت العلامة مولانا حافظ عبداللہ روپڑیؒ نے ”تنظیم اہل حدیث“ کے ذریعے جو مسلک و جماعت کی خدمات انجام دی ہیں وہ قابل صد تحسین ہیں۔ نیز انہوں نے شرک و بدعت، فتنہ قادیانیت، فتنہ انکار حدیث اور دیگر افکار باطلہ کے رد میں بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔ اسی طرح مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ، مولانا محمد علی جوہرؒ، مولانا ظفر علی خاںؒ اور مولانا حسرت موہانیؒ کی صحافت، سیاست میں انقلابی حیثیت رکھتی ہے۔ یاد رہے کہ اسلام میں ابلاغ و تبلیغ کا ایک خاص انداز اور اہتمام ہے۔ ارشاد باری ہے:

﴿ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾

(النحل: ۱۲۵)

”آپ اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو اللہ کی وحی اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلائیے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجئے۔“

حقیقی بات یہ ہے کہ دنیا کی حالت تب ہی سنور سکتی ہے کہ جب ظلم مٹ جائے اور عدل قائم ہو۔ صحافت کا فرض اس مقصد کی خدمت ہے۔ نیز امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دینا بھی صحافت کا اولین فریضہ ہے۔

علامہ صاحب سے میری رفاقت کے بڑے عرصے کے سب لمحات آنکھوں کے سامنے ہیں۔ اسلام اور جمہوریت کے لئے علامہ صاحب کا جذبہ اور ظلم و جبر کے خلاف ان کی حق گوئی آج بھی ہمارے عزم میں چٹنگی اور حوصلے میں بلندی کا شعور اجاگر کر رہی ہے۔ پھر آمریت کے خلاف بیان و استدلال اور حق گوئی لوگوں کو حوصلے سے ہمکنار کر دیتی تھی۔ ایسے حالات میں علامہ صاحب کا جنوں کب فارغ بیٹھ سکتا تھا۔ وہ ۱۵ جولائی ۱۹۶۹ء کو ہفت روزہ ”الاعتصام“ سے علیحدہ ہوئے تو نومبر ۱۹۶۹ء

شہرت یافتہ مفکر، میدانِ خطابت کے شہسوار، اسلام کے نڈر اور بے باک سپاہی، عظیم محبتِ وطن راہنما، علم و فضل کے بحرِ بیکراں، مسلکِ اہل حدیث کے ترجمان، حق پر ڈٹ جانے والے انسان اور دنیائے سیاست پر گہری نظر رکھنے والے سیاستدان سے محروم ہو گیا۔ علامہ کی وفات پر خصوصی ضمیمے شائع ہوئے، اخبارات نے بہت کچھ لکھا، سوانح نگاروں اور مضمون نگاروں نے آپ کی زندگی کے حوالے سے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا۔

ولادت اور تعلیم و تربیت

علامہ احسان الہی ظہیرؒ کی ولادت 31 مئی 1945ء کو سیالکوٹ میں ہوئی۔ گھرانہ چونکہ خالص دینی ماحول رکھتا تھا اس لئے آپ کی تربیت بھی اسی بیج پر ہوئی۔ نو سال کی عمر میں قرآن پاک مکمل حفظ کیا۔ اس کے بعد جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ، جامعہ سلفیہ فیصل آباد اور مدینہ یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی۔ ہمیشہ امتیازی نمبروں سے اپنے ساتھیوں پر سبقت پائی۔ انہیں یہ اعزاز حاصل ہے کہ مدینہ یونیورسٹی سے فراغت سے قبل ہی فارغ التحصیل لکھنے اور یہ الفاظ استعمال کرنے کی خصوصی اجازت دی گئی جو کہ آپ کی کتاب ”القادیانیہ“ کی طباعت کے سلسلے میں مطلوب تھی۔ انہوں نے اسلامیات، عربی، اردو، فارسی اور تاریخ و فلسفہ میں ایم اے کی ڈگریاں حاصل کیں۔

مدینہ منورہ سے فراغت کے بعد انہوں نے عملی زندگی کیلئے وطن عزیز پاکستان کو منتخب کیا جہاں سے آپ کا دائرہ عمل پوری دنیا پر محیط ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت سی صلاحیتوں سے نوازا تھا جن کا آپ نے بھرپور استعمال کیا۔ دعوت کیلئے آپ نے مختلف ذرائع اختیار کئے اور ان کا پورا پورا حق ادا کیا۔ علم، ثقافت، متانت، وجاہت، ذہانت، جرأت، فصاحت و بلاغت، ادب و صحافت، دلائل، قوت استدلال، زبان و بیان پر دسترس، الفاظ کا زیروہم، آواز کا مدوجزر، شخصیت میں رعب و دبدب، خطابت کی تمام خوبیاں آپ کو وافر عطا ہوئی تھیں۔ برصغیر نے ابوالکلام آزاد، سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور شورش کاشمیری کے بعد علامہ احسان الہی ظہیرؒ سے بڑا خطیب پیدا نہیں کیا۔ آپ کی خطابت کا لوہا عرب و عجم نے مانا ہے۔ حافظ قرآن تو تھے ہی اس کے ساتھ بے شمار احادیث

عالم اسلام کا
جلیل القدر سپاہی

علامہ احسان الہی ظہیرؒ

تحریر: جناب حافظ عبدالغفار ریحان

میں حضرت علامہ بھی ہیں۔ اندرون ملک ہی نہیں بیرون ملک بھی اس حادثہ فاجعہ کی خبر جنگل میں آگ کی طرح پھیل جاتی ہے۔ احباب ایک دوسرے سے علامہ کی خیریت دریافت کرتے ہیں۔ عیادت کیلئے سب قافلے، سب راستے ہسپتال کی طرف رواں دواں ہیں۔ خصوصی نگہداشت میں علامہ زیرِ علاج ہیں مگر ڈاکٹروں اور حکمرانوں کی روایتی غفلت کا شکار۔

ادھر سعودی حکومت نے الریاض میں علامہ کے علاج کی پر غلط پیشکش کر دی ہے۔ چنانچہ چند دن لاہور میں زیرِ علاج رہنے کے بعد خصوصی طیارے کے ذریعے ان کو ریاض میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔ ڈاکٹروں کی تمام تدابیر تقدیر الہی کے سامنے بے بس ہو جاتی ہیں اور 30 مارچ بروز سوموار بوقت فجر آپ کی روح اپنے رب کی بارگاہ میں پیش ہو جاتی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

علامہ کی وفات کی خبر ذرائع ابلاغ نے نمایاں طور پر نشر کی، جو آنا فنا پوری دنیا میں پھیل گئی۔ بعد از دوپہر ریاض میں ان کا جنازہ پڑھایا گیا جو بلاشبہ ریاض کے بڑے جنازوں میں سے ایک تھا۔ پھر تدفین کیلئے آپ کے جسدِ خاکی کو مدینہ منورہ لے جایا گیا۔ بہت سارے احباب آپ کی میت کے ساتھ ریاض سے مدینہ منورہ گئے جن کی آمدورفت کیلئے سعودی ایئر لائن نے خصوصی انتظام کیا تھا۔ نماز مغرب کے بعد مسجد نبوی میں دوبارہ جنازہ پڑھا گیا۔ لوگوں کا اس قدر اثر و دھام تھا کہ تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ مدینہ یونیورسٹی کے اساتذہ اور طلباء کے علاوہ دوسرے شہروں سے احباب کثیر تعداد میں جنازہ میں شرکت کیلئے آئے تھے، ہر آنکھ اشکبار تھی۔ سسکیوں اور آہوں کے ساتھ آنسوؤں کی جھری میں جنت البقیع میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا یوں عالم اسلام ایک جلیل القدر عالم، بین الاقوامی

23 مارچ کو اہل پاکستان یوم پاکستان مناتے ہیں۔ ہر طرف سرکاری و غیر سرکاری مختلف تقریبات کا اہتمام ہوتا ہے۔ ایسے ہی ایک 23 مارچ کو احباب نے قلعہ بچمن سنگھ لاہور میں ایک جلسہ عام کا اہتمام کر رکھا تھا جس میں ممتاز خطیب اور مقرر علامہ احسان الہی ظہیرؒ بھی شامل تھے۔ مسلسل کئی دنوں سے جلسوں میں متواتر خطابات کی وجہ سے طبیعت بوجھل اور جسم تھکا ہوا ہے مگر اللہ کے دین کیلئے سستی نہیں۔ جلسہ شروع ہوتا ہے، مقررین کتاب و سنت کی روشنی میں مسائل کا حل پیش کرتے ہیں اور سامعین ہیں کہ علامہ کے خطاب کا شدت سے انتظار کر رہے ہیں، ان کی بے تابی دیدنی ہے۔ ہر جلسہ میں علامہ صاحب کا خطاب آخری ہوتا کہ اس کے بعد محفل کا رنگ ختم ہو جاتا ہے۔ منتظمین جلسہ کی بھی کوشش ہوتی ہے کہ علامہ صاحب کا خطاب سب سے آخر میں ہو تاکہ علامہ کے خطاب کے بعد دیگر مقررین کے سامنے منتظمین کو خفت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

علامہ کا خطاب شروع ہوتا ہے کہ وہ اپنے خاص انداز سے سیرت رسول ﷺ اور سیرت صحابہؓ کی روشنی میں عالم اسلام کے حالات کا تجزیہ پیش کرتے ہیں۔ سامعین بڑے انہماک سے ان کی تقریریں سن رہے ہیں۔ محفل جو بن پر ہے، پھر وہ گھڑی آئی جس کا تصور کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔ دورانِ تقریر آپ کی زبان پر علامہ اقبال کا یہ شعر آیا کہ

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ
مومن ہے تو بے تیغ.....

دوسرا مصرعہ پورا نہیں ہوا تھا کہ ایک زور دار ہم دھماکہ ہوا۔

جلسہ گاہ قیامت صغریٰ کا منظر پیش کر رہی ہے۔ ہر طرف جھج و پکار ہے۔ زخمیوں کے کراہنے کی آوازیں، چند ایک موقع پر شہید ہو جاتے ہیں اور بیسیوں زخمی، زخمیوں

مولانا قاری محمد حنیف ربانی کو حادثہ

نامور خطیب، مرکزی جمعیت اہل حدیث علیہ السلام گوجرانوالہ کے امیر حضرت مولانا قاری محمد حنیف ربانی 10 مارچ کو تاندلیا نوالہ کانفرنس میں شرکت کے لئے جا رہے تھے کہ طوفان باد و باران کے دوران سامنے سے آنے والی گاڑی ان کی کار سے ٹکرا گئی جس سے کار کو شدید نقصان پہنچا اور قاری صاحب شدید زخمی ہو گئے اور ان کا بایاں بازو ٹوٹ گیا۔ چنانچہ 1122 کے ذریعے انہیں سول ہسپتال فیصل آباد پہنچایا گیا۔ ابتدائی طبی امداد کے بعد سرگودھا روڈ چنیوٹ ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا۔ بازو کا کامیاب آپریشن ہوا۔ امید ہے آج (12 مارچ) کو ہسپتال سے گھر منتقل ہو جائیں گے۔ بھرا اللہ درد وغیرہ کا افاقہ ہے۔ ہسپتال میں مولانا ارشاد الحق اثری، مولانا عبدالرشید جازوی، مولانا منظور احمد، مولانا عبدالباسط شیخوپوری، پروفیسر عبدالستار حامد، مولانا طیب معاذ، پروفیسر یسین ظفر، مولانا محمد یونس بٹ اور یوتھ فورس کے نعت اللہ ظفر، حافظ عمران تبسم، یحییٰ مدنی و دیگر کارکنوں نے ان کی عیادت کی۔ درس اثناء مدیر اعلیٰ اہل حدیث بشیر انصاری اور مینیجر حافظ محمد یسین طہ دیگر احباب نے ٹیلیفون پر ان کی بیمار پرسی کی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عاجلہ و نافعہ عطا فرمائے۔ (ادارہ)

دین دلائل کا جواب دلائل سے تو نہ لاسکے مگر کمینگی اور بزدلی کی حدوں کو پھلانگتے ہوئے اپنا وار کر گئے اور وہ حادثہ فاجعہ پیش آیا جس کے نتیجے میں علامہ سمیت درجن بھر علماء شہید ہو گئے۔ اللہم اغفر لہم وارحمہم

علامہ احسان الہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ جب تک چینیانوالی مسجد لاہور میں رہے تب تک رمضان المبارک میں قرآن مجید بھی سنایا اور تراویح میں پڑھاتے رہے۔ قرآن مجید کا خلاصہ بیان کرنے کی طرح ڈالی۔ اللہ کے حضور رو کر دعائیں کرنا بھی آپ کا ہی خاصا تھا۔ دوران سفر ہمیشہ ان کو تلاوت میں مشغول پایا۔ ارض مقدس کی حاضری تو ان کے لئے روح کی غذا تھی۔ اپنی محنت کو ثمر بار دیکھ کر عموماً یہ شعر پڑھتے:

گئے دن کہ تنہا تھا میں انجمن میں
یہاں اب مرے رازداں اور بھی ہیں
جب مخالفین سے لا پرواہی اور لاتعلقی کا اظہار کرتے تو فرماتے:
کیا عشق نے سمجھا ہے کیا حسن نے جانا ہے
ہم خاک نشینوں کی ٹھوکر میں زمانہ ہے
اگر کہا جائے کہ امام نووی کے بعد علامہ کی ذات

گرامی نے اتنی قلیل عمر میں اتنے اہم دینی کام سرانجام دیئے ہیں تو بے جا نہ ہوگا۔ روزانہ کئی کئی جلسوں سے خطاب، دور دراز علاقوں میں کئی کئی دن کا سفر، تصنیف و تالیف میں مصروفیت، سیاست میں دلچسپی، جماعتی نظم و نسق، لاہور میں مستقل خطبہ جمعہ، ایک معمولی انسان کے بس کی بات نہیں۔ یہ کام اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل اور احسان کے بغیر ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت کرے۔ آپ کی خطاؤں سے درگزر کر کے بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین!

دے سکتا کہ کس طرح آپ دلائل کا انبار لگا دیتے ہیں اور حسن استدلال اس پر مستزاد۔

سیاست

اپنے خیالات کو عام کرنے کیلئے علامہ احسان الہی ظہیر نے سیاست میں بھی طبع آزمائی کی اور خوب کی۔ بطور سیاستدان آپ نے بڑے سیاسی بادوں کو پیچھے چھوڑ دیا۔ قومی مفاد کو ہمیشہ ذاتی مفاد پر ترجیح دی۔ جو بات حق سمجھی اس کا برملا اظہار کیا خواہ اس کا تعلق عوام سے ہو یا حکمرانوں سے۔ عملی زندگی میں چار حکمرانوں سے واسطہ پڑا: ایوب، یحییٰ، بھٹو اور ضیاء الحق۔ حق گوئی کی پاداش میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ بے شمار مقدمات کا سامنا کیا مگر آپ جھگے نہ کیے۔ حکمرانوں کی عیاریوں اور مکاریوں کو کھل کر ٹٹت ازبام کیا۔ تحریک ختم نبوت ہو یا تحریک نظام مصطفیٰ آپ ہمیشہ صف اول میں کھڑے نظر آتے ہیں۔ اس دن کو کون بھول سکتا ہے جس دن عوام کے بڑھتے ہوئے دباؤ کو دیکھ کر فوج نے سڑک پر لکیر کھینچ دی تھی کہ جو اس لکیر کو پار کرے گا اس کو گولی مار دی جائے گی۔ اس لکیر کو سب سے پہلے علامہ احسان الہی ظہیر نے عبور کیا اور گریبان کے بٹن کھول کر کھڑے ہو گئے کہ اگر فوج میں جرأت ہے تو مجھے گولی مارے، ہم نے جھپٹنا سیکھا ہے پلٹنا نہیں سیکھا۔ بالآخر فوج کو لاہور سے کر فیواٹھانا پڑا۔ ان کے اہم کاموں میں سے ایک جماعت کی نشاۃ ثانیہ ہے جس میں آپ کو مصائب و شدائد کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم آپ کی شبانہ روز محنت اور جہد مسلسل سے جماعت نے تھوڑے ہی عرصے میں ملک کی صف اول کی سیاسی جماعتوں میں قد آور حیثیت اختیار کر لی۔ دشمنان

ازبر، اردو اور فارسی کے ہزاروں اشعار نوک زبان پر تھے، جن کا بھرل استعمال کرتے۔ الفاظ قطار باندھے کھڑے نظر آتے جن سے حسن انتخاب کی داد سامعین دیئے بغیر نہ رہ سکتے۔ ان کی حق گوئی سے اپنے اور بیگانے بھی ڈرتے تھے۔ ان کی گھن گرج سے منافقوں کی نیند اڑی رہتیں۔ فروری 1967ء سے لے کر مارچ 1987ء تک مسلسل 20 سال جامع مسجد چینیانوالی لاہور میں خطابت کے علاوہ روزانہ کئی کئی جلسوں سے خطاب کیا۔ اہل بدعت و اہل قبور کے گمراہ کن پروپیگنڈے نے مسلک اہلحدیث کے دامن پر جو داغ لگائے تھے، علامہ کی مسلسل محنت، بے باکی اور پرجوش خطابت نے ان کو صاف کر کے مسلک اہلحدیث کو اس طرح جلا بخشی کہ نہ صرف اہل حدیث فخر سے اپنے مسلک کا برملا اظہار کرنے لگے بلکہ بہت سارے جھگے ہوئے لوگوں نے دین و حق کی راہ پائی۔ امریکہ، یورپ، افریقہ، مشرق وسطیٰ، ایشیا کوئی خطہ ایسا نہیں جہاں کتاب و سنت کی دعوت پیش نہ کی ہو۔ آپ حقیقی معنوں میں کتاب و سنت کے داعی، مسلک اہلحدیث کے ترجمان اور منہج محدثین کے علمبردار تھے۔ خالص کتاب و سنت کے پیغام کو عام کرنے کیلئے انہوں نے صحافت کو بھی اپنایا۔ مختلف رسائل و جرائد میں لکھنے کے علاوہ الاعتصام، اہلحدیث اور ترجمان اہلحدیث کے ایڈیٹر بھی رہے۔ خطابت کی طرح آپ کے مضامین بھی جاندار اور موثر ہوتے۔ مختلف فرقوں نے خالص اسلام کے ساتھ جو بیونہ کاری کر رکھی تھی اور اپنے آپ کو مسلمان کے طور پر پیش کرتے تھے۔ ان کے چہروں سے علامہ کے قلم نے نقاب اتار کر لوگوں کے سامنے عیاں کر دیا۔ آپ دور حاضر میں ادیان پر اتھارٹی تصور کئے جاتے تھے۔ مدینہ یونیورسٹی میں قیام کے دور ہی سے مختلف مذاہب پر آپ کی بات کو سندا مانا جانے لگا۔ درجن سے زائد آپ کی تصانیف ہیں جن میں ☆ القادیانیہ، ☆ الشیعہ والسنہ، ☆ الشیعہ والتشیع، ☆ الشیعہ والقرآن، ☆ الشیعہ والاہلبیت، ☆ الباہیہ، ☆ الباہیہ، ☆ البریلویہ، ☆ بین الشیعہ والاہلبیت، ☆ الاسلامیہ، ☆ التصوف، ☆ دراستہ فی التصوف، ☆ مرزائیت اور اسلام، ☆ سقوط ڈھاکہ، ☆ سفر حجاز شامل ہیں۔

علامہ کے علم کا اعتراف دوست دشمن سب نے کیا ہے۔ بڑے سے بڑا مخالف بھی ان کو لاعلمی کا طعنہ نہیں



نام کتاب: اہل حدیث کا منہج اور احناف سے اختلاف کی حقیقت و نوعیت

تالیف: حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ

صفحات: 287

قیمت: درج نہیں

ناشر: ام القرئی پبلی کیشنز، سیالکوٹ روڈ،

فٹو مند، گوجراں والا۔

تبصرہ نگار: حافظ طاہر اسلام عسکری

حافظ صلاح الدین یوسف صاحب کی ہستی گرامی دنیائے علم و تحقیق میں عموماً اور جماعت اہل حدیث میں خصوصاً چنداں محتاج تعارف نہیں۔ محترم حافظ صاحب مبدئ فیض سے بے شمار خوبیوں اور صلاحیتوں سے بہرہ مند ہیں۔ وہ بنیادی طور پر میدان قلم و قراطس کے شہسوار ہیں اور ان کے موضوعات تحریر میں انتہائی وسعت اور بولقلمونی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ قرآن حکیم کی تفسیر و توضیح ہو یا حدیث کی شرح و وضاحت، فکر و عقیدہ کے مباحث ہوں یا فہم و اجتہاد کے مسائل، آئینی و قانونی معاملات ہوں یا معاشرتی امور، انھوں نے ہر موضوع پر تحریر و انشا کے جوہر دکھلائے ہیں۔ موضوعات کے تنوع سے جہاں ان کی وقت نگاہ اور وسعت نظر کا اندازہ ہوتا ہے، وہیں ان کی نگارشات کے مطالعے سے یہ حقیقت بھی نظر و بصر کے سامنے آتی ہے کہ ان کا اسلوب تحریر انتہائی دل آویز، جاذب توجہ اور زبان و ادب کی چاشنی کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ ہمیں اس حقیقت کے اظہار میں کوئی باک نہیں کہ حافظ صاحب موصوف فی زمانہ اہل حدیث کے اُن معدودے چند ارباب قلم میں سرفہرست ہیں، جن کا انداز تحریر معیاری اور زبان و بیان کے پہلو سے اس لائق ہے کہ قاری کو نہ صرف یہ کہ اپنی جانب متوجہ کر سکتا ہے، بل کہ اہل ذوق کی تسکین مذاق کا پورا سامان بھی اپنے دامن میں رکھتا ہے۔

مسلم اہل حدیث اور اس کے اصول و مبادی کی توضیح و تفسیح بھی محترم حافظ صاحب کی دل چسپی کے

موضوعات میں داخل ہے، اس ضمن میں ان کی متعدد تحریریں شائع ہو کر ارباب علم و فکر سے خراج تحسین وصول کر چکی ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ یہ کتاب دراصل وہ ضخیم اور مفصل مقدمہ ہے جو موصوف نے حضرت الامام حافظ محمد محدث گوندلوی قدس اللہ روحہ کی مایہ ناز تصنیف 'الاصلاح' پر لکھا تھا، بعد ازاں اس کی اہمیت و افادیت کے پیش نظر اسے مستقل کتاب کی صورت میں طبع کیا گیا۔ اس میں بنیادی و کلیدی حیثیت تو اسی مقدمہ کی ہے، تاہم اس مستقل اشاعت میں موضوع سے متعلق دیگر اہل علم کی بعض تحریریں بھی شامل کر لی گئی ہیں۔ کتاب کی ترتیب اس طرح ہے:

سب سے پہلے 'حرف اول' ہے جو حافظ شاہد محمود صاحب کا تحریر کردہ ہے۔ اس کے بعد حافظ صلاح الدین یوسف صاحب کا 'عرض مرتب' ہے، جس میں کتاب کے مقالات و مندرجات کا اجمالی تعارف پیش کیا گیا ہے۔ کتاب ہذا کے مقدمہ کے طور پر مولانا محمد حنیف ندوی رحمہ اللہ کا مضمون 'تعارف اہل حدیث' شامل کیا گیا ہے، جس میں انتہائی دل نشین اور ادبی پیرایے میں اہل حدیث کے مسلک اور نقطہ نظر کی وضاحت کی گئی ہے۔

9 صفحات کے مقدمہ کے بعد اصل کتاب کا آغاز ہوتا ہے۔ سب سے پہلا مقالہ محترم حافظ صاحب کا ہے جو 'اہل حدیث کا مسلک و منہج اور احناف سے اختلاف کی حقیقت و نوعیت: ایک نہایت اہم بحث کی وضاحت' کے زیر عنوان ایک صد صفحات (ص 27 تا 126) پر پھیلا ہوا ہے۔ دوسرا مقالہ 'معتقد علمائے دیوبند' کے نام سے ہے۔ یہ 'تکلمہ مضمون ماسبق' ہے اور صفحہ 127 سے شروع ہو کر صفحہ 153 پر اختتام پذیر ہو رہا ہے۔

تیسرے مقالے کا عنوان ہے: 'شخصیت پرستی اور مشیخت کے دینی و اخلاقی مفاسد'، یہ مولانا محمد عیسیٰ منصور صاحب کے قلم سے ہے اور 19 صفحات (ص 154 تا 172) پر مشتمل ہے۔

چوتھا مقالہ امام العصر مولانا محمد ابراہیم میر سیال کوٹی رحمہ اللہ کی کتاب 'تاریخ اہل حدیث' سے لیا گیا ہے۔ یہ بحث بہ عنوان 'اہل حدیث کا طرز استدلال و تاریک اجتہاد اور احناف کا خود ساختہ اصولوں کی بنیاد پر احادیث کا انکار'، کافی طویل ہے اور کتاب کے 88 صفحات کو محیط

ہے۔

پانچویں نمبر پر مولانا عبدالرحمن ضیاء صاحب کا مضمون 'اہل حدیث اور اہل تقلید کے منہج کا فرق' شامل کیا گیا ہے، جس کا آغاز ص 262 سے اور اختتام ص 284 پر ہوتا ہے۔

آخر میں تین صفحات پر مبنی ایک مختصر تحریر محدث زماں علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی ہے جو دراصل ایک مکالمہ ہے۔ اس کا موضوع ہے: ہم سلفی (اہل حدیث) کیوں کہلا گئے؟

زیر تبصرہ کتاب کا مرکزی موضوع یعنی اہل حدیث اور احناف کے مابین اختلاف کی حقیقت و نوعیت، انتہائی اہمیت اور حساسیت کا حامل ہے؛ اس حوالے سے اگرچہ بہت کچھ لکھا جا چکا ہے، تاہم محترم حافظ صلاح الدین یوسف صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں اس پر جو خامہ فرسائی کی ہے، وہ بعض پہلوؤں سے بالکل نئی چیز ہے۔ یہ کتاب اپنے موضوع پر انتہائی منفرد اور جامع ہے جسے ہر تحقیقی ادارے اور لائبریری کی زینت ہونا چاہیے۔ اس سے نہ صرف یہ کہ اہل حدیث کے مسلک و منہج سے آگاہی حاصل ہوگی، بل کہ احناف کے مختلف گروہوں کے زادیہ ہائے نگاہ اور طرز ہائے عمل کو سمجھنے میں بھی مدد ملے گی۔ نیز ارباب تقلید سے باطنی اور مفید مباحثہ و مکالمہ میں بھی سہولت رہے گی۔

معنوی خوبیوں کے ساتھ ساتھ زیر نظر کتاب ظاہری محاسن سے بھی مالا مال ہے۔ سرورق خوب صورت، کاغذ عمدہ اور جلد بندی مضبوط ہے۔ قیمت درج نہیں تاہم جس قیمت پر بھی مہیا ہوں لازماً خریدنا چاہیے۔



خطبہ جمعۃ المبارک

مرکزی جامع مسجد الحمدیث جلیانی نزد دیوبند منڈی ضلع گجرات میں 28 فروری 2014ء کا خطبہ جمعہ صاحبزادہ حضرت مولانا قاری عبدالغفار صدیقی خطیب چک پنڈی نے بڑے احسن انداز سے پڑھایا اور بسم اللہ کی فضیلت قرآن و حدیث سے بیان کی۔ خطبہ جمعہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔
مخائب:- حافظ محمد زبیر خطیب مسجد ہذا

منزل کی تمنا ہے تو کرجہ مسلسل..... خیرات میں جہ و دستار نہیں ملے

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے مرکزی و صوبائی وفد کا دورہ بہاولنگر

مولانا محمد نعیم بٹ (سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزی)

ترجمان جمعیت مولانا محمد نعیم بٹ نے اپنے خصوصی مقررہ انداز میں کارکنان جمعیت کی ذمہ داریوں سے انہیں آگاہ کیا، مرکزی جمعیت اہل حدیث کی تاریخ، خدمات اور قائدین کی جہود جلیلہ کا خوب تذکرہ کیا۔ انہوں نے کارکنان کی تنظیمی تربیت پر زور دیتے ہوئے کارکنان کو جماعت کے ساتھ یکسو ہونے کا درس دیا اور فرمایا کہ جو شخص یہ کہتا ہے کہ جماعت کیا کرتی ہے؟ دراصل وہ خود کچھ نہیں کرتا، کیونکہ وہ خود بھی تو جماعت کا فرد اور رکن رکین ہے۔ اگر وہ کچھ کرتا ہے تو اسے یقین ہونا چاہئے کہ جماعت بھی بہت کچھ کر رہی ہے اور اگر وہ خود ہی کچھ نہیں کر رہا تو اس کی دلچسپی جماعت کے ساتھ نہیں۔ مولانا محمد نعیم بٹ نے پیغام ٹی وی کی صورت میں دعوت توحید و سنت کے اس عظیم الشان پراجیکٹ کا ذکر کیا جس کے ذریعے دنیا کے ۵۲ ممالک میں براہ راست اور انٹرنیٹ کے ذریعے دوسرے زائد ممالک میں خالص کتاب و سنت کی تعلیمات کا فروغ ہو رہا ہے، لوگوں کے عقائد و اعمال کی اصلاح اس ٹیلی ویژن چینل کا مشن ہے۔ انہوں نے ہاؤس کو بتایا کہ پیغام ٹی وی دنیا کا واحد چینل ہے جس کی سرپرستی امام کعبہ الاشیخ عبدالرحمان السدیس فرماتے ہیں۔ آپ نے مفت روہ اہل حدیث جو جماعت کا ترجمان اور آگے رہنے کی توسیع اشاعت مہم چلانے کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ اس رسالے کو ہر اہل حدیث کے گھر میں اولاً اور پھر عام لوگوں تک پہنچانا کارکنوں کی بنیادی ذمہ داریوں میں سے ایک ہے۔ اس رسالے کے مطالعے کے بعد کم از کم یہ شکوہ نہیں رہے گا کہ جماعت کیا کر رہی ہے؟

امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبدالستار حامد

آخر میں مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے امیر حافظ عبدالستار حامد نے کارکنان و ذمہ داران سے خطاب کرتے ہوئے تنظیمی دوروں کی وجوہات اور اس کی ضرورت کی وضاحت کرتے ہوئے ان دوروں کو کسی بھی جماعت کے جسم میں دوڑنے والے خون کی حیثیت دی۔ انہوں نے فرمایا کہ جماعتیں تنظیمی رابطوں سے ہی کامیاب ہوتی ہیں، جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ قائدین جمعیت رابطے نہیں کرتے وہ غلط فہمی کا شکار ہیں، انہیں دیکھ لینا چاہئے کہ ہم مرکز کے سفیر بن کر امیر محترم اور ناظم اعلیٰ کی ترجمانی اور نیابت کرتے ہوئے آپ کے پاس حاضر ہیں۔ امیر پنجاب

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان ایک دعوتی و اصلاحی تحریک کی حیثیت میں سارے پاکستان میں اپنا ایک مکمل اور منظم نیٹ ورک رکھتی ہے۔ پاکستان کے ہر صوبہ، ضلع، شہر، تحصیل، قصبہ، دیہات اور قہانوں کی سطح تک الحمد للہ اس کا مضبوط نظم موجود ہے۔ حضرت علامہ پروفیسر ساجد میر (امیر مرکزی) اور ڈاکٹر حافظ عبدالکریم (ناظم اعلیٰ مرکزی) کی ہدایات، راہنمائی اور قیادت میں دیگر مرکزی و صوبائی قائدین دن رات جماعت کا پیغام لکھ کر قریہ قریہ پہنچ رہے ہیں۔ نظم میں موجود خالیوں کی دوری، رابطوں کی مضبوطی اور کارکنان کے دکھ سکھ میں شریک ہونے کیلئے تنظیمی دورہ جات کا ایک منظم شیڈول جاری ہے۔ اسی سلسلے میں مورخہ 5 جنوری کا دن ہمارے بہاولپور ڈویژن کے علماء و کارکنان جمعیت کے لئے نوید مسرت بن کر طلوع ہوا۔ اس دن مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ، صوبائی امیر پروفیسر حافظ عبدالستار حامد اور صوبائی ناظم اعلیٰ حضرت میاں محمود عباس حفظہم اللہ بہاولنگر میں رونق افروز تھے۔ جامعہ رحمانیہ بہاولنگر میں منعقد ہونے والی اس تقریب کو ”علماء نوٹش“ کے عنوان سے ترتیب دیا گیا تھا اور شیخ پر قائدین کے ساتھ ساتھ مولانا قاری عبدالحمید صدیقی، مولانا عبدالقدوس (امیر ضلع بہاولنگر) مولانا محمد اسلم حنیف (سینئر نائب امیر ضلع رحیم یار خان) اور مولانا عمران سلفی بھی تشریف فرما تھے اور جناب عمر فاروق بھٹی، جناب قاری اور لیس انصاری نے یوتھ فورس کی نمائندگی کی، جبکہ سید عبدالستار شاہ، مولانا امانت اللہ انجم مولانا اکرم طارق اور دیگر علماء بھی رونق محفل تھے۔ جناب قاری عبدالحمید صدیقی کی تلاوت قرآن اور استقبالیہ کلمات سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ انہوں نے قائدین کی تشریف آوری کو شدت کی گری میں شہنشاہی ہوا کے مثل قرار دیا اور انہیں خوش آمدید کہا۔ جبکہ امیر ضلع مولانا عبدالقدوس نے قائدین کو جماعتی مسائل، ضروریات اور حالات و احوال سے آگاہ کیا۔ اسی طرح مولانا محمد اسلم حنیف صاحب نے ضلع رحیم یار خان اور جناب عمران سلفی نے ضلع بہاولپور کی نمائندگی کرتے ہوئے اپنے اپنے اضلاع کی کارگزاری، کارکردگی اور پیش مسائل و ضروریات کا ذکر فرمایا۔ ازیں بعد معزز مہمانان گرامی کے خطابات کا سلسلہ شروع ہوا۔

نے جماعت کی سیاسی و تنظیمی پالیسیوں پر مکمل اور جامع بریفنگ دیتے ہوئے دور حاضر میں اس پالیسی کی ضرورت کی وضاحت کی۔ انہوں نے جماعت کے اہداف کی نشان دہی کرتے ہوئے کہا کہ تبلیغ، تعلیم، رابطے، مساجد و مدارس کی تعمیر، رفاہی کاموں میں جماعت کا حصہ، پیغام ٹی وی کی نشریات کے فروغ، ڈیڑھ سطر پر بیداری ملت کانفرنسز کا انعقاد، طلبہ کونفرنسز کے ذریعے مدارس اہل حدیث کے طلبہ سے مسلسل اور مربوط رابطے، مقابلہ مضمون نویسی کے ذریعے طلبہ کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنا جماعت کے اہداف ہیں اور ان اہداف کے حصول کیلئے ہم ہر سر میدان ہیں۔ انہوں نے کارکنان جمعیت، اہل حدیث یوتھ فورس کے شاہینوں اور جانبازوں، اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن کے نیک سیرت طلباء، جمعیت اساتذہ سے متعلقہ معماران ملت اور دیگر تمام شعبہ ہائے حیات سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو جماعتی پلیٹ فارم پر آکر کام کرنے کی دعوت دی اور اعلان کیا کہ انہیں مناسب اور شایان شان مقام دیا جائے گا۔

ناظم پنجاب میاں محمود عباس

جناب میاں محمود عباس نے شرکائے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے علم و علماء کی فضیلت، ان کا معاشرتی سٹش اور ان کی ذمہ داریوں سے انہیں آگاہ کیا۔ مدارس و مساجد کی تعمیر اور ان کے تحفظ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کے کردار سے آگاہ کرتے ہوئے علماء کو یہ یاد کروایا کہ ہمیں اپنی جماعت کے ساتھ رابطے کو مزید مضبوط کرنا ہوگا۔ مساجد و مدارس ہماری بنیاد ہیں، ان کے خلاف ہونے والی سازشوں سے ہمیں خبردار رہنا اور ان کا مقابلہ بھی کرنا ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث علماء کی عزت و مقام کے تحفظ کی جنگ لڑ رہی ہے، سیکولر عناصر ایک سازش کے تحت معاشرے میں علماء کے مقام و مرتبہ کو کم کرنے کی ناپاک جساتیں کر رہے ہیں، ہم ان کی سازشوں کا کامیاب نہیں ہونے دینگے۔ ان شاء اللہ

آخر میں پرتکلف نظرانے کے ساتھ یہ یادگار تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

○○○○○

انتخابی اجلاس

28 فروری 2014ء کو مانانوالہ (شیخوپورہ) کا انتخابی اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کے مہمان خصوصی حافظ قسیم اور توحید الرحمن تھے۔ اجلاس میں حافظ عبدالوحید ربانی کو صدر، حافظ عبداللہ کو جنرل سیکرٹری اور حافظ کاشف کو ناظم مالیات منتخب کیا گیا۔

مخائب:- ابوسفیان بھٹ مانانوالہ (شیخوپورہ)

مدیر اعلیٰ کی سعودی عرب سے واپسی

ہفت روزہ ’اہل حدیث‘ لاہور کے مدیر اعلیٰ جناب بشیر انصاری سفر عمرہ سے ہفتہ رفتہ میں واپس پاکستان پہنچ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سعادت عمرہ قبول و منظور فرمائے۔ زیر نظر شمارہ سے انہوں نے ادارت کی ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں۔ (ادارہ)

یٰلین حیدر، مولانا سید مختار احمد شاہ، مولانا قاری عبدالرحمان بلوچ، مولانا محمد اسماعیل ساجد و دیگر علماء نے مؤثر خطابات فرمائے۔ حسن انتظام، حاضری، معیاری تقاریر اور اثرات و نتائج کے لحاظ سے جلسہ انتہائی کامیاب رہا۔ جناب ڈاکٹر زبیر احمد، ملک نوید احمد، ڈاکٹر محمد عمران اور ان کے رفقاء نے بھرپور تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین!

منجانب:- قاری محمد شریف عاصم ناظم تحصیل جام پور

ماہانہ اجلاس

مرکزی جمعیت اہل حدیث حلقہ تھانہ تیلہ عالی کا 27 واں ماہانہ اجلاس جامع مسجد انوار الرحمن اہل حدیث بوڑھہ خورد میں 26 جنوری 2014ء بروز اتوار بعد نماز ظہر زیر صدارت امیر حلقہ مولانا سید محمد بلال طاہر منعقد ہوا۔ اجلاس میں تمام علماء کرام سے تبلیغی مشن کو آگے بڑھانے کے لیے مفید مشورے لیے۔ آخر میں امیر حلقہ مولانا سید محمد بلال طاہر نے گفتگو کرتے ہوئے علاقہ کے تمام علماء سے گزارش کی کہ وہ اپنے اپنے پروگرام کو مزید کامیاب کریں اور علماء بروقت پہنچ کر جماعتی وابستگی کا ثبوت دیں۔ اجلاس میں علماء کرام کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ آخر میں حاضرین کے لیے پرتکلف ضیافت کا اہتمام بھی کیا گیا۔

منجانب:- قاری نعیم احمد ناظم حلقہ تھانہ تیلہ عالی ضلع گوجرانوالہ

افتتاح دفتر اہل حدیث پوتھ فورس

19 جنوری بروز اتوار سرگپور تحصیل سیالکوٹ میں بعد نماز ظہر اہل حدیث پوتھ فورس کے دفتر اور لائبریری کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ دفتر کا افتتاح ضلعی امیر ملک محمد منیر اعوان نے کیا۔ تقریب میں امیر تحصیل سیالکوٹ قاری خورشید عالم ناظم تحصیل قاری عبدالشکور سلفی، قاری محمود احمد، حاجی عبدالسلام، حاجی انعم، فکیل احمد کے علاوہ کثیر تعداد میں احباب جماعت شریک ہوئے۔ افتتاحی تقریب کے بعد سیرت النبیؐ کا نفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ کانفرنس سے ملک محمد منیر اعوان، قاری عبدالشکور سلفی، قاری خورشید عالم، قاری محمود احمد اور حضرت مولانا حافظ طارق محمود یزدانی نے بڑے مؤثر خطابات فرمائے۔

منجانب:- ڈاکٹر عبدالسمیع ناظم شروا شاعت تحصیل سیالکوٹ

لمحہ فکریہ

آج وقت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم خود بھی اسلام پر عمل کریں اور اپنے بچوں کو بھی نبی رحمت ﷺ کے اسوہ حسنہ پر مکمل طور پر عمل کرائیں تاکہ ہماری یہ نسل آنے والے کل میں ایسی تیار ہو جو قوی انگلوں کی ترجمان اور اسلاف کی روایات کی آئینہ دار ہو۔

ہم میڈیا کے ذریعے اسلامی تہذیب کو اجاگر کر کے معاشرتی برائیوں کو ختم کر سکتے ہیں۔ بھگواندہمارے قائدین یہ کام پیغام نبیؐ کی وساطت سے احسن طریق سے انجام دے رہے ہیں، اللہ رب العزت ان کی مساعی جلیلہ کو منظور و مقبول فرمائے۔ آمین! مگر اس کے ساتھ ساتھ قابل افسوس بات یہ ہے کہ آج کا نوجوان (کیبل اور ٹی وی بلکہ یہ سب کچھ موبائل فون کے ذریعے مہیا کر دیا گیا ہے۔) غور و فکر کی عادت سے بے نیاز ہو کر صرف فحش پروگرامز کے پیچھے توانائیاں ضائع کر رہا ہے۔

ایک ہم ہیں کہ معاشرتی برائیوں کے خاتمہ کیلئے کوشش کرنے کی بجائے گروہی دائروں میں محدود اور مقید ہو کر فرقہ پرستی میں الجھ کر رہ گئے ہیں۔ ایک دوسرے پر کفر اور شرک کے فتوے صادر کرنے میں ایسے مصروف ہیں کہ ہمیں اس قوم کی اصلاح کی کوئی فکر ہی نہیں۔

کفر ہمارے گھروں کے بعد اب مساجد و مدارس تک کو ختم کرنے پر تلا ہوا ہے۔ ہماری مثال ایسی ہے کہ جس طرح بلی کو کچھ کر کبوتر آنکھیں بند کر لے اور ہم سمجھ لیں کہ ہم ان شریروں کے شر سے محفوظ و مامون ہیں۔

آئیے ہم سب اپنا فریضہ سمجھیں کہ ہم نے اپنی جزیئین کو قرآن و سنت کی تعلیم سے آراستہ کرنا ہے اور انہیں کوئی فکر و بی بی جس طرح شبید ملت حضرت علامہ احسان الہی ظہیر نے نوجوانوں میں ایک تحریک پیدا کی تھی۔

بڑی تھی یہاں سچ کیلئے ہر افادہ بھی اس کو

وہ اس کیلئے اپنے دل کو پہلے تیار رکھتا تھا

کھرنی دو ٹوک باتیں وہ کہتا تھا اپنی خطابات میں

نہ داکیں اور نہ بائیں وہ کوئی پہرے دار رکھتا تھا

خوشامد کرنا وہ کیسے حکمرانوں کی خوشامد وہ نہ چاہتا تھا

طبیعت نرم تھی اس کی لیکن تلخ گفتار رکھتا تھا

آئیے آج ہم بھی چٹائی کو اپنا شعار بنائیں، کلمہ حق کہنے سے نہ گھبرا سکیں، اللہ پر توکل رکھیں اور خوشامد کرنے اور کرانے سے بچیں۔

آپس میں نرم اور کافروں کیلئے سخت ہو جائیں، اصول پسندی اپنائیں اور مصلحتوں سے بچیں۔ اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین!

منجانب:- عبدالرحمن عظیم مغل 0300-8190712 ناظم مالیات مرکزی جمعیت اہل حدیث مٹی گوجرانوالہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل جام پور کی منظمی سرگرمیاں

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل جام پور ضلعی و تعلیمی سرگرمیوں میں مصروف عمل ہے۔ ذیل میں مختصر رپورٹ ملاحظہ ہو۔

جام پور: مورخہ 9 فروری بروز اتوار تحصیل جام پور کی شورٹی و تمام یونٹوں کے عہدیداروں کا اجلاس بمقام جامع مسجد الانصار اہل حدیث محمد پور زیر صدارت جناب ملک محمد راشد عمران امیر تحصیل منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی ضلعی امیر جناب مولانا محمد یٰلین رائی تھے۔ تمام ذمہ داران نے اپنے اپنے یونٹوں کی رپورٹ پیش کی۔ مولانا محمد اسماعیل ساجد نے تحصیل بھر کے دوروں اور رابطوں کی رپورٹ پیش کی۔ ہفت روزہ اہل حدیث کے زیادہ سے زیادہ خریدار بنانے کی مہم پر زور دیا۔ مولانا محمد اسماعیل ساجد کی کوشش سے تحصیل بھر میں ہفت روزہ اہل حدیث جاری ہو چکے ہیں۔

کوٹلہ دیوان میں جلسہ: جام پور کے اہم ترین قصبہ کوٹلہ دیوان میں مورخہ 12 فروری بروز بدھ عظیم الشان تبلیغی جلسہ کا

انعقاد کیا گیا۔ مولانا محمد یٰلین رائی ضلعی امیر نے جلسہ کی صدارت فرمائی۔ مولانا قاری سیف اللہ خالد، مولانا محمد یحییٰ ساجد، مولانا قاری عبدالرحمن بلوچ و دیگر علماء نے دعوت اہل حدیث کے عنوان پر مؤثر خطابات فرمائے۔ کوٹلہ دیوان کی تاریخ میں یہ بڑا اور انتہائی مؤثر و کامیاب جلسہ تھا۔ معیاری تقاریر، بھرپور حاضری، بہترین حسن انتظام اور نتائج و اثرات کے لحاظ سے جلسہ مثالی تھا۔

کوٹلہ مغلاں میں کانفرنس: کوٹلہ مغلاں تحصیل جام پور کا ایک بڑا قصبہ ہے۔ مولانا عبدالستار چٹوٹی امیر اور جناب ملک عبدالملک ناظم کوٹلہ دیوان کی قیادت اور کوششوں سے مورخہ 20 فروری عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت ضلعی امیر مولانا محمد یٰلین رائی نے فرمائی۔ مولانا محمد اسماعیل ساجد، مولانا محمد لیاقت صدیقی نے تحصیل بھر کے تمام یونٹوں سے رابطے کر کے شرکت کی دعوت دی۔ حقای و ذمہ داران جماعت نے بھی بھرپور محنت کی۔

مولانا خالد محمود اظہر فاضل مدینہ یونیورسٹی، مولانا قاری

اخبار الجماعۃ

چوہدری بشیر احمد کو صدمہ

گزشتہ روز مرکزی جمعیت اہل حدیث گجرات سٹی کے امیر چوہدری بشیر احمد کی اہلیہ مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئیں۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون) ان کی نماز جنازہ پروفیسر حافظ عبدالستار حامد نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں امیر ضلع گجرات علامہ طارق محمود یزدانی ضلعی ناظم مولانا عبدالواحد سلفی، مولانا حامی ارشد جاوید سٹی ناظم مولانا محمد یحییٰ وہیلہ، حافظ عبدالوہاب عابد، سید عبدالعزیز شاہ، قاری نوید الرحمن، قاری عبدالرحمن خلیق، مولانا امین مدنی، مولانا ابوبکر صدیق، مولانا حفیظ الرحمن رحمانی، قاری نذیر احمد سلفی، مولانا عبدالغفار صدیقی، مولانا سید الطاف الرحمن شاہ، مولانا محمد زکریا، ذوالفقار علی فاروقی، حافظ محمد شعیب، ارشد جاوید، ارشد محمود بلوچ، جناب امتیاز احمد (A.S.I)، چوہدری خالد محمود و دیگر علماء کرام سیاسی و سماجی رہنماؤں سمیت احباب جماعت نے کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ مرحومہ نیک سیرت صوم و صلوة کی پابند اور سلیقہ شعار خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی بشری لغزشوں سے درگزر فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ قارئین سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

”اہل حدیث“ ادارہ چودھری بشیر احمد کے غم میں شریک اور مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعا گو ہے۔

جامعہ محمدیہ اہلحدیث جام پور کے ششماہی امتحانات

جامعہ محمدیہ اہلحدیث جام پور کے جملہ شعبوں کے ششماہی امتحانات ہوئے جن طلباء نے پوزیشنیں حاصل کیں۔ امیر تحصیل ملک محمد راشد عمران، مولانا محمد لیاقت صدیقی، حاجی غلام سرور مستوئی، راقم محمد اسماعیل ساجد نے انعامات تقسیم کئے۔

اول درس نظامی: محمد عمار چوہدری۔

دوم: مولانا محمد جاوید تاپور، سوم: عبدالحمید خلیلیانی

منجانب: محمد اسماعیل ساجد مدیر جامعہ محمدیہ اہلحدیث جام پور

ضرورت رشتہ

خوبصورت باریش ایم بی بی ایس ڈاکٹر عمر 30 سال FCPS گولڈ میڈلسٹ زمیندار گھرانہ مسلک اہل حدیث کے لئے ہم پلہ رشتہ درکار ہے۔

منجانب: بابر فاروق رحیمی 106 راوی روڈ لاہور

0321-8762212

توسیع اشاعت مہمفت روزہ اہل حدیث

بغیر رتبہ میں محترم قاری عمران ربانی جنرل سیکرٹری A.Y.F سٹی سرگودھا نے 7 احباب جماعت کے نام مہمفت روزہ ”اہل حدیث“ جاری کروائے۔ ادارہ ان کی تحسین کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے اور مزید تعاون کی امید رکھتا ہے۔ (ادارہ)

چوکی میں احتجاجی ریلیاں

حافظ محمد یوسف پسروری کی گرفتاری کے خلاف چوکی میں دو احتجاجی ریلیوں کا اہتمام کیا گیا۔ ان ریلیوں میں مرکزی جمعیت اہلحدیث و اہلحدیث یوتھ فورس کے رہنماؤں اور کارکنوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

پہلی ریلی بروز اتوار جامع مسجد مبارک سے شروع ہوئی اور مین بازار، ریل بازار، ریلوے روڈ سے ہوتی ہوئی کچہری چوک میں اختتام پذیر ہوئی۔ جہاں پر ایک بڑا احتجاجی جلسہ منعقد ہوا۔ دوسری ریلی بروز جمعہ المبارک بعد نماز جمعہ منعقد کی گئی۔ ریلی کا آغاز جامع مسجد مبارک اہلحدیث سے ہوا۔ جو رحمانی مسجد اور مسجد قبا سے ہوتی ہوئی کچہری چوک میں احتجاجی جلسہ کی صورت اختیار کر گئی۔ ان ریلیوں میں میاں محمود عباس ناظم پنجاب، مولانا محمد شفیق امیر ضلع، حافظ حسن محمود کیرپوری ناظم ضلع، مولانا عبدالباری ذوق ناظم تحصیل چوکی، امیر شہر قاری عبدالمنان کاشف، ناظم شہر قاری عبدالباقی اعوان، اہلحدیث یوتھ فورس کے ضلعی صدر لیاقت علی راشد، تحصیل کوٹ رادھا کشن کے امیر میاں محمد یوسف ربانی، ناظم فیض اللہ غوری، مولانا حبیب الرحمن، مقامی یوتھ فورس کے صدر محمد عمران سلیم، سیکرٹری حافظ شہزادہ محمد رمضان، حافظ محمد یوسف رحمانی، شیخ محمد فاروق، قاری محمد خالد مجاہد اور دیگر احباب نے شرکت کی۔

منجانب: میاں بلال محمود چوکی

قبول اسلام

یکم جنوری 2014ء کو جام گوٹھ نزد شہد آدم کے بھیل خاندان کے دو افراد حافظ زبیر احمد کا کتبلیغ سے متاثر ہو کر کراچی میں پروفیسر مولانا محمد ابراہیم طارق ناظم اعلیٰ سندھ کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہو گئے۔ شیخ صاحب نے ٹیکم و لدر گرم بھیل کا اسلامی نام عبداللہ رکھا اور سری لال بھیل کا اسلامی نام عبدالرحمن رکھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔

المرسل: حافظ صلاح الدین کا ناظم تحصیل نیو سید آباد

شیخوپورہ میں مولانا یوسف پسروری کا شاندار استقبال

پانچ مارچ 2014 کو مولانا یوسف پسروری کی ربانی کے بعد شیخوپورہ میں ان کا دلہانہ استقبال کیا گیا۔ جتنی چوک شیخوپورہ سے موٹر سائیکلوں پر مشتمل قافلے کے ذریعے انہیں جامع مسجد اقصیٰ (شیخ القرآن والی) نزد ریلوے پھانک لایا گیا۔ اس موقع پر اہلحدیث یوتھ فورس کے نوجوانوں نے بڑی تعداد میں استقبالی جلوس میں شرکت کی۔ بعد ازاں مولانا یوسف پسروری نے جامع مسجد اقصیٰ میں درس قرآن ارشاد فرمایا جس میں گردنواح کے سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔ مولانا یوسف پسروری نے سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر جاندار خطاب کیا۔

نفاذ اسلام کنونشن ایبٹ آباد

اہلحدیث یوتھ فورس پاکستان کے صدر حافظ ذاکر الرحمن صدیقی نے علاقہ گلیات میں دکن تزیلہ کے مقام پر نفاذ اسلام کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت ملک میں جس قدر فاشی و عریانی پھیل رہی ہے اسکو روکنا ہم سب کا فرض ہے۔ اگر ہم نے اس کا سد باب نہ کیا تو اس سیلاب کے سامنے بند باندھنا ناممکن ہو جائے گا۔ روز حشر ہم اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دیں گے۔ نوجوانوں میں صلاحیت کے ساتھ طاقت بھی زیادہ ہوتی ہے اور وقت بھی دے سکتے ہیں۔ اس لیے ان کا کام معاشرے میں موجود برائیوں کا سد باب کرنا ہے، نوجوان خود بھی اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کریں۔ کنونشن سے حافظ ذیشان، سرفراز خان فاروقی، مولانا شتیق الرحمن، مولانا الیاس مشتاق، انیس خلیل، ہوا ناور نگزب، قاری عبدالحمید، قاری رشید احمد اور دیگر نے بھی خطاب کیا۔

صدر اہلحدیث یوتھ فورس کا خطبہ جمعہ

صدر اہلحدیث یوتھ فورس پاکستان حافظ ذاکر الرحمن صدیقی نے سات مارچ کا خطبہ جمعہ جامع مسجد اہلحدیث (درگاں والی) پرانا شہر شیخوپورہ میں ارشاد فرمایا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ وہ شہر شیخوپورہ میں یوتھ فورس کی دعوت کی ترویج اور منظم نیٹ ورک قائم کرنے پر مقامی ذمہ داران کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اہلحدیث یوتھ فورس مسلک اہلحدیث کی ترویج کے لئے ہر دور میں ہر اول دستہ ثابت ہوئی ہے۔ اس موقع پر انہوں نے A.Y.F کے تمام ذمہ داران کا خاص شکریہ ادا کیا۔

منجانب: مولانا عبدالباسط ظہیر جنرل سیکرٹری A.Y.F سٹی شیخوپورہ

عبدالرحمن
عبدالرحیم
عبدالرحمن
عبدالرحمن
عبدالرحمن

جس میں ملک بھر سے
علامہ کرام، مکتبہ خدیجہ
اسلامی سکالر، قراء عظام اور
شعرا کرام تشریف لارہے ہیں۔

خطیب ابن
مولانا **سید السخا**
خطیب ابن
حضرت **سید السخا**
خطیب ابن
حضرت **سید السخا**

11 اپریل
خطبہ جمعہ
ارشاد فرمائیں

دارالعتصوم رحمانیہ
ادارہ دیان شاہوق آباد

0334-4278240 0333-4123329

عبدالرحمن
عبدالرحیم
عبدالرحمن
عبدالرحمن
عبدالرحمن

جس میں ملک بھر سے
علامہ کرام، مکتبہ خدیجہ
اسلامی سکالر، قراء عظام اور
شعرا کرام تشریف لارہے ہیں۔

خطیب ابن
مولانا **سید السخا**
خطیب ابن
حضرت **سید السخا**
خطیب ابن
حضرت **سید السخا**

11 اپریل
خطبہ جمعہ
ارشاد فرمائیں

دارالعتصوم رحمانیہ
ادارہ دیان شاہوق آباد

0334-4278240 0333-4123329

عبدالرحمن
عبدالرحیم
عبدالرحمن
عبدالرحمن
عبدالرحمن

جس میں ملک بھر سے
علامہ کرام، مکتبہ خدیجہ
اسلامی سکالر، قراء عظام اور
شعرا کرام تشریف لارہے ہیں۔

خطیب ابن
مولانا **سید السخا**
خطیب ابن
حضرت **سید السخا**
خطیب ابن
حضرت **سید السخا**

11 اپریل
خطبہ جمعہ
ارشاد فرمائیں

دارالعتصوم رحمانیہ
ادارہ دیان شاہوق آباد

0334-4278240 0333-4123329

ہدیہ تبریک

احباب مرکزی جمعیت اہلحدیث شہر اوکاڑا حضرت مولانا سید محمد سبطین شاہ نقوی کی مولانا عمر فاروق شاکر و دیگر رفقاء سمیت امیر محترم پروفیسر ساجد میر کی قیادت پر بھرپور اعتماد کے ساتھ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان میں شمولیت پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مل کر خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

عبداللہ یوسف امیر، عمر فاروق لکھوی ناظم شہر اوکاڑا

واپسی

مرکزی جمعیت و اہل حدیث، یوتھ فورس چک 136 دس۔ آر کے صدر مولانا محمد اکرم اہل خانہ کے ہمراہ عمرہ کی بابرکت سعادت حاصل کرنے کے بعد واپس تشریف لے آئے ہیں۔ اللہ پاک اُن کے اس سفر کو قبول و منظور فرمائے۔ آمین! دعا گو: شفیق الرحمان چک 136 دس۔ آر جہانیاں منڈی

سیرت النبی ﷺ اجتماعات

مرکزی جمعیت اہلحدیث و A.Y.F کے سہیوال کے زیر اہتمام، سیرۃ النبی ﷺ اجتماعات، بمقام: جامع مسجد صدیق اکبر R-86/6/86 شیر کالونی رسول آباد سہیوال، بتاریخ: 20 مارچ 2014ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء، مقرر: قاری محمد شبیر انجم

27 مارچ 2014ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء

مقرر: مولانا عبدالغفور شورش

منجانب:- مولانا قاری امجد فاروق عدیل ناظم تبلیغ سہیوال

سیرت ساقی کوثر کانفرنس

مرکزی جمعیت اہلحدیث راوی ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام جامع مسجد مدنی اہلحدیث نین سکھ شاہدرہ لاہور میں ایک عظیم الشان سیرت ساقی کوثر کانفرنس 25 جنوری بروز ہفتہ بعد نماز عشاء منعقد ہوئی جس میں مولانا محمد یوسف پسروری، مولانا بنیامین عابد، مولانا محمد نواز عاجز، مولانا نعیم الرحمن شہنوبوری، مولانا محمد یونس حیدری اور مولانا محمد نصر اللہ خاں نے خطابات فرمائے۔

منجانب:- مولانا پیر مشتاق گل ناظم تبلیغ راوی ٹاؤن لاہور

درخواست دعاء صحت

میرے والدین صاحب فراش ہیں، جماعتی احباب سے دعا صحت کی اپیل ہے۔

طالب دعا: عابد مجید مدنی 0301-6061039

تبوک ٹریول اینڈ ٹورز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

لاسٹنس نمبر: 5282

احباب جماعت کے لیے خصوصی رعایت

ممرہ گروپ

خوبصورت اور قریب ترین ایر کنڈیشنڈ ہوٹل کی رہائش

دن کے معیاری ٹیکسچر

21 15 10

تیز ترین عمرہ ویزہ سروس / ملکی وغیر ملکی ایر لائنز کے سستے ترین ٹکٹ

جی فایک بیکٹو

مینیجر: حماد مدنی 0333-4005913

حافظ عبدالغفور مدنی (فاضل مدینہ یونیورسٹی)

0322-6662333/0302-4580611/0423-7536747

عرصہ 44 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

گولڈن

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارٹینڈ اور متعلقہ سپر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

امپورٹڈ U.P.S بھی دستیاب ہیں۔

کامل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

نام ہی کافی ہے

چوک نیاسین نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739 055-4213430

دارالعلوم نقویۃ الاسلام

مدرسہ غزنویہ

4۔ شیش محل روڈ۔ لاہور

داخلہ شروع ہے

بہترین رہائش، خوراک اور علاج معالجہ کے ساتھ ساتھ تربیت پر خصوصی توجہ
مڈل کا امتحان دے کر فارغ ہونے والے طلباء کے لیے سہری موقع

داخلہ انٹری ٹیسٹ کی بنیاد پر ہوگا؟

داخلہ کے وقت والد/سرپرست کا ہمراہ آنا ضروری ہے۔

والد/سرپرست کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی

اور طالب علم کے ”ب“ فارم کی فوٹو کاپی ہمراہ لائیں۔

سید جنید غزنوی

مہتمم دارالعلوم نقویۃ الاسلام مدرسہ غزنویہ
4۔ شیش محل روڈ۔ لاہور

0313-4600183 0335-1443583 042-37112045

دوا



معجون قوت
دماغ زعفرانی

طلباء، اساتذہ
علماء، وکلاء
اور

دماغی کام کرنے والوں کیلئے ایک اصولی تحفہ

دماغ، اعصاب، ذہن اور حافظہ کیلئے بہترین آزمودہ نسخہ

بذریعہ ڈاک ڈیلیوری کسی اضافی خرچ کے بغیر

0314-3085577

تعارفی قیمت

1200/-

Wgt.: 600gm شام 5 گرام آدھ کے ہمراہ صبح شام

زعفران	جہیز مرغان	آملہ	مرقہ سیاه	مغز خیارین	الابچی خورد
بادیان	شہد	اسطوخودس	مغز فلفل	کوند کترہ	دوق طلاء
مردارید	لیلہ	برہمی بوئی	گل سرخ	دوق لڑوہ	گادریاں
دارچینی	جہیز آہن	مغز خروٹ	فشاخ	مغز دام	طابیر
کنیر	مورہ منقہ	مغز کردہ	مغز زرد	الابچی کلاں	درنگ

دماغی کام کرنے والوں کیلئے ایک اصولی تحفہ

جہیز کی شادابی، حافظہ کی کمزوری، نظر کی بہتری کیلئے بہترین ٹانک

بے خوابی، ذہنی دباؤ، جسمانی کمزوری اور اعصابی تھکاؤ کا کسیر علاج

معدہ و جگر کی گرمی اور کمزوری کا بہترین علاج

ہر موسم، ہر مزاج اور ہر عمر میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

حمل، ولادت، زچگی اور رضاعت کی تمام کمزوریوں کا علاج

نظام ہضم کی درستگی، اعصاب کی کمزوری اور پیدائش خون،

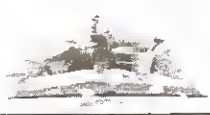
شوگر اور بلڈ پریشر کے مریضوں کیلئے اصولی تحفہ

ہر عمر کی خواتین و حضرات کیلئے یکساں مفید

بیماری اور آپیشن کے بعد ہفتہ والی کمزوری کا بہترین علاج

Star Plaza,
D-Ground, Faisalabad
0314-3085577

Star Plaza,
D-Ground, Faisalabad
0314-3085577



FOODS
فیصل

ہمارا عزم جواں ہے، ہمارے ساتھ چلو

A.S.F پاکستان کے مرکزی قائدین کی سرگرمیاں

☆ 22 دسمبر بروز اتوار A.S.F سٹی شیخوپورہ کے زیر اہتمام
طلبہ کنونشن منعقد ہوا۔ جس کے مہمان خصوصی عبدالقدیر فاروقی
چیف آرگنائزر A.S.F پاکستان تھے۔ ان کے ساتھ سابق
صدر A.S.F پاکستان محترم حافظ بابر فاروقی رحیمی اور محمد عمران
مجاہد تھے۔ سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے قائد طلبہ عبدالقدیر
فاروقی نے کہا کہ آج کا یہ طلبہ کنونشن دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ اہل
حدیث طلبہ پاکستان میں اسلامی نصاب تعلیم اور اسلامی نظام تعلیم
رانج کرنے کے لیے بیدار ہو چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہر اہل
حدیث طالب علم اپنی اپنی ذمہ داری کا احساس کرے اور جماعتی
نظم و نسق کو مضبوط بنانے میں اپنا اپنا کردار ادا کرے۔

☆ 19 جنوری 2014ء بروز اتوار A.S.F قصور کے
زیر اہتمام طلبہ کنونشن منعقد کیا گیا جس کے مہمان خصوصی قائد طلبہ
عبدالقدیر فاروقی تھے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ
پاکستان کے قیام کا اصل مقصد یہاں اسلامی قوانین کا نفاذ تھا۔
لیکن بد قسمتی سے پاکستان بننے سے لے کر آج تک اس کا نفاذ
نہیں ہو سکا۔ قائد طلبہ نے مزید کہا کہ A.S.F پاکستان کا نعرہ
”پاکستان میں اسلامی نصاب تعلیم رائج کیا جائے“ کا ساتھ دینا
ہوگا اور ہر اہل حدیث طالب علم کو اپنا اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔
قائد طلبہ کے ہمراہ محمد عمران مجاہد، محمد جاوید بخاری صدر A.S.F
پنجاب، سید تمیم شاہ نے بھی شرکت کی۔

رپورٹ: شعبہ نشر و اشاعت A.S.F پاکستان

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ (مالیوس ہونا گناہ ہے۔)

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ
نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک
”جوہر نایاب“ تیار کیا ہے۔ اسے
استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ
ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

مرکزی جمعیت اہل حدیث راوی ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام

زیر نظامت

انتیاز احمد مجاہد ایڈووکیٹ علیہ السلام
ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع لاہور

صلی اللہ
علیہ وسلم

ختم نبوت کانفرنس

زیر اہماریت

رانا محمد نصر اللہ خاں علیہ السلام
امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع لاہور

22 مارچ بروز ہفتہ بعد نماز عصر تارات گئے..... بمقام چوک نیگم کوٹ شاہدرہ لاہور

مقررین

☆ علامہ سید سبطین شاہ نقوی، ☆ مولانا ناصر مدنی، ☆ مولانا محمد یوسف پسروری، مولانا منظور احمد،
☆ قاری محمد حنیف ربانی، ☆ مولانا بنیامین عابد، ☆ علامہ طارق محمود یزدانی، ☆ قاری محمد یسین بلوچ
☆ حافظ عطاء الرحمن عامر، ☆ نعیم الرحمن عزیز شیخوپوری، ☆ حافظ عمر فاروق شاکر

منجانب: مولانا محمد یونس حیدری ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث راوی ٹاؤن لاہور

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نے لاؤڈ سپیکر کی مکمل
ورائیٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیانیں گوجرانوالہ

فون نمبر: 055-4212804, 4226706-0300-6430029

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر
ایڈ سائڈ سسٹم

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
پونٹ، مائیک، ہارنیٹ اور متعلقہ پیئر پارٹس اور مرمت کا کام سلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیانیں گوجرانوالہ

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیا ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پراٹے ایمپلی فائر، پونٹ، مائیک، ہارن، طوطی
ہارن، مینڈر، U.P.S، کالم پیئر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت
کو ایفائیٹ میکنگ کے پاس تشریف لائیں۔

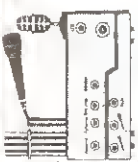
نیا نیاں چوک نزدیکی کالج گوجرانوالہ

Mob: 0321-7432246
Mob: 0334-7967107
Ph: 055-4230167



پروپرائز محمد عثمان

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier



نام ہی کافی ہے

پروپرائز ایم اے اکرام منگل (ماہر میکنگ)

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر
ایڈ سائڈ سسٹم

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

جامع رحمۃ للعالمین اہلحدیث

مسجد

۲۰۱۴ء 23 بروز مارچ الوار

بعد از نماز عشاء

امین ٹاؤن کھرڑیا نوالہ

مرکزی جمعیت اہلحدیث کے زیر اہتمام

قاری استاذ الحفظ
محمد ارشد فیصل
آباد

محفل حسن قرآنہ، حمد و نعت

بہمانانِ حسین

ایم پی کے
رانا شعیب ادریس صاحب

مجتہد رانا عرفان امین صاحب

زیر نگرانی
طارق محمود صاحب
سینئر ہیڈ ماسٹر

زیر نظامت
محمد اشرف جاوید صاحب

زیر سرپرستی
محمد حنیف السلفی صاحب

نقیب محفل
ڈاکٹر شعیب احمد صاحب
لیکچرار گورنمنٹ کالج بڑا نوالہ

نیشنل القراء
قاری امقری الحسن لکھنوی صاحب
مدرس جامعہ ملیہ

فاتح آغا خانیت
حضرت مولانا حافظ رحیمی صاحب
ایل - ایل - ایل بی

نیشنل القراء
قاری امقری عبد الباسط لاہوری صاحب

حضرت مولانا
صیب الرحمن حلیم صاحب

حضرت مولانا
محمد علی صاحب

قاری نصیر احمد صاحب
مدرس جامع مسجد بڑا

حافظ محمد ابو ہریرہ صاحب
خطیب جامع مسجد بڑا

حضرت مولانا
عبد الوارث صاحب

امانت علی خاں صاحب
پیلوان

حضرت مولانا
پروفیسر شکیل صاحب

حضرت مولانا
حافظ نوید شاگر صاحب

مجتہد رانا عرفان امین صاحب

مجتہد رانا عرفان امین صاحب

حضرت مولانا
محمد عبد اللہ صاحب

حضرت مولانا
اکرام اللہ طور صاحب

حضرت مولانا
محمد عثمان صاحب

حضرت مولانا
حافظ ذوالقرنین صاحب

مجتہد رانا عرفان امین صاحب

مجتہد رانا عرفان امین صاحب

حضرت مولانا
عبد اللطیف سرور صاحب

حضرت مولانا
عبد القیوم صاحب

حضرت مولانا
رانا ارشد سیف صاحب

حضرت مولانا
حسن شہزاد صاحب

حضرت مولانا
عبد الرحمن صاحب

حضرت مولانا
حافظ شہزاد احمد صاحب

حضرت مولانا
بلال بیٹ صاحب

حضرت مولانا
عبد الکریم صاحب

شاہد سیفی
پیشوا پتھری

حافظ عمر فاروق خادم ادارہ رحمۃ للعالمین کھرڑیا نوالہ فیصل آباد

ماشاء اللہ
سازندہ نسیم
ایڈیٹوری کٹر کھرڑیا نوالہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث احمد پورہ مرید کے زیر اہتمام

زیر نفلت
ڈاکٹر حافظ عبدالکریم
ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت احمدیہ پاکستان

صلی اللہ
علیہ وسلم
کانفرنس

سالانہ مرشد اعظم

زیر امارت
سینئر پروفیسر ساجد میر
امیر مرکزی جمعیت احمدیہ پاکستان

5 اپریل بروز ہفتہ عصر تا رات گئے

مقرنین

☆ قاری محمد حنیف ربانی ☆ پروفیسر عبدالرزاق ساجد ☆ قاری سیف اللہ خالد ملتانی،
☆ علامہ محمد عمر صدیق ☆ حافظ بنیامین عابد، ☆ حافظ محمد یوسف پسوری ☆ ابوبکر سلطان یزدانی
و دیگر علماء کرام خطاب فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ

الداعی الی الخیر: حافظ عطاء الرحمن عامر ناظم مرکزی ضلع شیخوپورہ 0315-4112356، 0300-4112356

مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کی طرف سے عظیم پیشکش

صوبہ پنجاب کی ہر مسجد میں دینی لائبریری کے قیام کے لیے 50 ہزار روپے کی کتب صرف 20 ہزار روپے میں فراہم کی جائیں گی۔ جس میں ○ صحاح ستہ مترجم، ○ تفسیر ابن کثیر، ○ فتح الباری مترجم، ○ فتاویٰ علماء حدیث 14 جلد والا، ○ فتاویٰ حصار یہ 7 جلد والا، ○ فتاویٰ ثنائیہ، ○ فتاویٰ اہل حدیث، ○ فتاویٰ نذیریہ، ○ مشکوٰۃ شریف مترجم تخریج البانی اور مزید سیکڑوں دینی اصلاحی علمی و تحقیقی کتب شامل ہیں۔ خود شریف لائیں اور اپنی پسند کی کتب کا انتخاب کریں تاکہ نوجوان نسل کے اندر دینی کتب کے مطالعہ کا شوق پیدا ہو سکے اور جہالت دور ہو۔ یہ ایک نادر موقع ہے اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔
لاہور آنے سے پہلے ٹائم بک کروائیں۔ ایک دن میں صرف ایک مسجد کو کتب فراہم کی جائیں گی۔

رابطہ: عبداللطیف ربانی مدیر مکتبہ اصحاب الحدیث حافظ پلازہ پہلی منزل دوکان نمبر 12 چھلی منڈی بالقابل جلال دین ہسپتال اردو بازار لاہور

042-37321823، 0301-4227379

0301.7945667: 0301.7381452

حضرت مولانا محمد شفیع صاحب مدظلہ العالی

فیصل افضل پاشا

محل سکونت: لاہور

الحمد لله رب العالمین

اہل بیت اہل بیت یومہ نورس پاکستان کے زیر اہتمام

حضرت مولانا محمد شفیع صاحب مدظلہ العالی

ذاکر الرحمن صدیقی

محل سکونت: لاہور

اسرار النعمان

عظیم الشان

مورخہ 22 مارچ ہفتہ نماز بعد از

بیمار مقام گراؤنڈ

چوک سستیانہ روڈ فیصل آباد

منظر اسلام شیخ پوری

عبدالواسط

محل سکونت: لاہور

فیضان الہامیہ

عبدالکرم

محل سکونت: لاہور

پروفیسر قلمت سلفیہ

ساجد میر

محل سکونت: لاہور

محل سکونت: لاہور

عمران نسیم

محل سکونت: لاہور

نظیر الہی

محل سکونت: لاہور

حافظ محمد رفیع

محل سکونت: لاہور

حافظ محمد رفیع

محل سکونت: لاہور

حافظ محمد رفیع

محل سکونت: لاہور

حافظ محمد رفیع

0332-4003132
0333-7201718

اہل بیت اہل بیت یومہ نورس

علوم اسلامیہ کی
عظیم دانش گاہ
جامعہ سلفیہ فیصل آباد

تربیتی
و اصلاحی

فضلاء جامعہ
و فیض یافتگان کا
عظیم
الشان

کے لئے
30 مارچ 2014
بتاریخ
بروز
الوار اللہ
ان شاء

10:00 بجے صبح

مہمانان خصوصی

صدات

حُب
صنا

حضرت
علامہ
پروفیسر

سرپرست اعلیٰ
جامعہ سلفیہ
فیصل آباد

انہر مرکزی جمعیت اہل حدیث آستان

حُب
صنا
ڈاکٹر
عبداللہ
حافظ
ایم این اے

ناظم اعلیٰ
مرکزی جمعیت
اہل حدیث
پاکستان

خصوصی آمد

خانوادہ غزنویہ کے چشم و چراغ
عظیم سکالر

حفظہ
اللہ
تعالیٰ
غزنوی

جناب

حُب
صنا

محمد حنیف
سید
لاہور

حفظہ اللہ تعالیٰ

جناب

اسد محمود
حافظ
گوجرانولہ



الداعی الی الخیر

041-8780274
041-8780374

حاجی بشیر احمد رئیس الجامعہ و اراکین جامعہ سلفیہ ٹرسٹ فیصل آباد

ہماری دیگر مطبوعات

خطبات جمعہ اور دروس مساجد کے لیے راہنما کتاب
ترجمہ و تصنیف
فیضانِ اشرف محمد منیر قرظی
حافظ شاہ محمد
فاضل مکتبہ دارالافتاء
جلد 556 صفحات قیمت Rs: 750

خطباتِ حرمین
ترجمہ و تصنیف
فیضانِ اشرف محمد منیر قرظی
حافظ شاہ محمد
فاضل مکتبہ دارالافتاء
جلد 224 صفحات قیمت Rs: 250

عظمتِ قرآن
ترجمہ و تصنیف
فیضانِ اشرف محمد منیر قرظی
حافظ شاہ محمد
فاضل مکتبہ دارالافتاء
جلد 192 صفحات قیمت Rs: 250

جادو کا آسان علاج
ترجمہ و تصنیف
فیضانِ اشرف محمد منیر قرظی
حافظ شاہ محمد
فاضل مکتبہ دارالافتاء
جلد 416 صفحات قیمت Rs: 500

حقِ مصطفیٰ
ترجمہ و تصنیف
فیضانِ اشرف محمد منیر قرظی
حافظ شاہ محمد
فاضل مکتبہ دارالافتاء
جلد 352 صفحات قیمت Rs: 400

سوئے حرم
ترجمہ و تصنیف
فیضانِ اشرف محمد منیر قرظی
حافظ شاہ محمد
فاضل مکتبہ دارالافتاء
جلد 416 صفحات قیمت Rs: 500

عید بن قربانی
ترجمہ و تصنیف
فیضانِ اشرف محمد منیر قرظی
حافظ شاہ محمد
فاضل مکتبہ دارالافتاء
جلد 226 صفحات قیمت Rs: 300

گلدستہ دروسِ خواتین
ترجمہ و تصنیف
فیضانِ اشرف محمد منیر قرظی
حافظ شاہ محمد
فاضل مکتبہ دارالافتاء
جلد 2 صفحات قیمت Rs: 1400

مجموعہ سائل عقیدہ
ترجمہ و تصنیف
فیضانِ اشرف محمد منیر قرظی
حافظ شاہ محمد
فاضل مکتبہ دارالافتاء
جلد 3 صفحات قیمت Rs: 2100

مجموعہ مقالاتِ فتاویٰ
ترجمہ و تصنیف
فیضانِ اشرف محمد منیر قرظی
حافظ شاہ محمد
فاضل مکتبہ دارالافتاء
جلد 712 صفحات قیمت Rs: 800

خطباتِ مدینہ منورہ 1422ھ

جلد دوم

خطباتِ جمعہ اور دروس مساجد کے لیے راہنما کتاب

سال بھر کی ترتیب کے ساتھ

جلد دوم

خطباتِ حرمین

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر علی بن عبد الرحمن الحذیفی
فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر حسین بن عبد العزیز آل شیخ
فضیلۃ الشیخ صلاح بن محمد البذیر
فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عید الباری الشیبی
فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبد المحسن القاسم

جلد

640 صفحات

آفسٹ کاغذ

قیمت Rs: 850

ترجمہ و تصنیف
فیضانِ اشرف محمد منیر قرظی
حافظ شاہ محمد
فاضل مکتبہ دارالافتاء

ترجمہ و تصنیف
فیضانِ اشرف محمد منیر قرظی
حافظ شاہ محمد
فاضل مکتبہ دارالافتاء

ترتیب و تدوین

ام عبد المتین عظمیٰ فاطمہ

تقدیم، تہذیب و اضافہ

فیضانِ اشرف محمد منیر قرظی
حافظ شاہ محمد
فاضل مکتبہ دارالافتاء

قرآن مجید

احکامات و ممنوعات

جلد 496 صفحات قیمت Rs: 500

ملنے کا پتہ

مکتبہ بیت السلام اردو بازار لاہور 0321-9350001 کتاب سرائے اردو بازار لاہور: 0321-4163595
مکتبہ اسلامیہ اردو بازار لاہور: 0300-8661763 مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور 0423-7351124
مکتبہ سلفیہ اردو بازار لاہور 0423-7361505 فضلی بک سنٹر کراچی 021-2629724 مکتبہ قرآن و حدیث کراچی 0323-3347611
والی کتاب گھر گوجرانوالہ 055-4441613 مکتبہ نعمانیہ گوجرانوالہ: 0321-7475072 دارالکتب گوجرانوالہ 0322-4074195

ام القریٰ پبلی کیشنز

سیالکوٹ روڈ گوجرانوالہ فون: 055-3823990 / 0321-6466422

hasanshahid85@hotmail.com

گزشتہ دنوں

حضرت مولانا قاری محمد حنیف ربانی صاحب

نائب امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

روڈ ایکسیڈنٹ میں شدید زخمی ہو گئے اللہ تعالیٰ ان کو
اپنی رحمت سے جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

اس موقع پر فوری اور بے لوث خدمات اور تعاون پر

محترم جناب
رانا محمد افضل صاحب

سرپرست AYF فیصل آباد

حضرت مولانا
عبدالرشید مجازی صاحب

ضلعی امیر مرکزیہ فیصل آباد

محترم جناب
محمد رضوان حقیق

سیکرٹری جنرل AYF فیصل آباد

محترم جناب
محمد کئی مانی صاحب

صدر AYF فیصل آباد

وجملہ اراکین اور احباب کا بینہ اہلحدیث یوتھ فورس سٹی فیصل آباد کے بے حد مشکور ہیں اور ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

دعا گو حاجی محمد یوسف رحمانی

صدر اہلحدیث یوتھ فورس سٹی فاروق آباد (شیخوپورہ)

**HISTORY
OF GLORY**

ساہیوال بورڈ F.A 2013ء میں پہلی، تیسری اور چوتھی پوزیشن

ضلع اوکاڑہ کے 20 کالجز میں مسلسل تین بار 2010ء 2011ء 2012ء میں پہلی پوزیشن

BOARD TOPPER 2013
Gold Medal

954 حماد عتیق
1100
رونمبر... 575469

III Position in Board
Bronz Medal

942 عبدالستار
1100
رونمبر... 575468

IV Position in Board

940 محمد نعیم
1100
رونمبر... 575473

F.A DISTRICT TOPPER 2010

877 حافظ عبدالمنان
1100
رونمبر... 145392

F.A DISTRICT TOPPER 2011

901 زوہیب وحید
1100
رونمبر... 505757

B.A DISTRICT TOPPER 2012

613 حافظ عبدالمنان
800
رونمبر... 103596

چار سال میں ایف۔ اے اور بی۔ اے کے ساتھ ساتھ ترجمہ و تفسیر، حدیث و اصول حدیث، سیرت و فقہ کی معیاری تعلیم دینے والا ضلع اوکاڑہ کا مثالی ادارہ

(فارہوائز) **الفرقان کالج**



داخلہ کی آخری تاریخ

20 اپریل

2014ء



مدیر الفرقان کالج

پروفیسر عبدالماجد

0322-6961108-7

0321-4040648

مین سٹریٹ فیصل کالونی نمبر 1 فیصل آباد روڈ اوکاڑہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
جامع مسجد قدیم المحدثین لاہور
22 مارچ 2014
ہفتہ مارچ
بعد از نماز مغرب

عظیم شان

حکیم
حضرت مولانا
عبدالرحمن
رحمۃ اللہ علیہ

بیداری ملت
ذوین شل ابھیت کانفرنس
بوزنہ ملت
10 اپریل
منی سٹیڈیم گوجرانوالہ

محرم حریت

نظر اللہ خان
محمد دین ندیم
محمد ابراہیم علی
عبدالرشید
حافظ السہاروی
بلال احمدی

استاذ الفقراء فیلڈ شیخ
قاری محمد جناب
عبدالرزاق صاحب
فاضل قرأت عشرہ

استاذ الفقراء فیلڈ شیخ
قاری محمد جناب
عبدالسلام صاحب
لاہور

قاری محمد جناب
حماد انور نفیسی
مدرس اشرف العلوم دیوبند
گوجرانوالہ

قاری محمد جناب
خادم بلال مجیدی
بریلوی صاحب
گوجرانوالہ

حضرت مولانا
حافظ محمد یوسف
پسروری صاحب
خطیب لاہور
ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت المحدثین و جناب

قاری محمد جناب
عبدالباسط
قاری محمد جناب
عبدالودود
قاری محمد جناب
عبدالاحسن
قاری محمد جناب
عبدالملک ثانی
قاری محمد جناب
عبدالشفیق
قاری محمد جناب
عبدالرحمن

امیر مرکزی جمعیت المحدثین گوجرانوالہ
پروفیسر قاری محمد سعید کلیوٹی
Hamad Press Grw. Ph: 0300-6475021

[illegible]